سے نرمی کرنا اور مسلمانوں سے دشمنی کرنا' یہ اخلاق ہیں۔ اگر بدمذہب پر سختی کرنا اسلامی اخلاق ہیں' تو جملہ پھر کس پر کیا گیا؟ سانپ کو مار ڈالنا اور کھیت میں سے گھاس کو نکال دینا ہی بہتر ہے۔

آیت۷۸۔ "عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ" (پارہ ۲۹ سورہ جن رکوع ۲) غیب کا جاننے والا ہے' اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور علیہ السلام کی نعت پاک ہے' اور حضور علیہ السلام کے علم غیب کو بیان فرما رہی ہے۔ اس میں ارشاد فرمایا گیا کہ پروردگار عالم غیب کا جاننے والا ہے' اور اپنے خاص غیب پر کسی کو قبضہ نہیں دیتا سوائے اپنے خاص پیغمبر کے۔

اس آیت میں دو چیزیں قابل لحاظ ہیں۔ ایک تو خدا کا خاص غیب اور ایک تسلط دینا غیب اس کو کہتے ہیں جو آنکھ' کان' ناک وغیرہ حواس سے نہ معلوم ہو سکے اور نہ عقل میں فوراً آ سکے' جیسے جنت و دوزخ وغیرہ۔ اب ہمارے لئے بمبئی اور کلکتہ وغیرہ کا علم علم غیب نہیں کیوں کہ آج جا کر دیکھ سکتے ہیں اور ہزار ہا آدمیوں نے ہم کو خبر دی کہ وہ دنیا میں دو شہر ہیں لہٰذا یہ غیب نہیں' غیب دو طرح کا ہے ایک تو وہ جس کو دلیل وغیرہ سے معلوم کر سکیں' جیسے خدا کی صفات اور خدائے پاک کا ہونا' دوسرے وہ جس کو دلیل وغیرہ سے بھی معلوم نہ کر سکیں۔ پہلی قسم کا غیب تو رسولوں کے سوا اوروں کو بھی عطا ہو جاتا ہے' جیسے قرآن میں فرمایا۔ "یؤمنون بالغیب" اور دوسری قسم کا غیب' یہ خدا کا غیب ہے جس کو فرمایا۔ "غیبه" یہ غیب سوائے رسول کے اور کسی کو نہ دیا جائے گا' ہاں جس کو رسول علیہ السلام اپنے کرم سے بتا دیں اس کو حضور علیہ السلام کے ذریعہ سے ملے گا' یہ ہی اس آیت میں مراد ہے۔ کہ پروردگار عالم اپنا غیب اپنے خاص رسول کے سوا کسی کے قبضہ میں نہیں دیتا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے خاص اپنا غیب عطا فرمایا۔ (تفسیر کبیر اور تفسیر بیضاوی اور روح البیان)

اب جن آیتوں میں ذکر ہے کہ سوائے خدا کے اور کوئی غیب نہیں جانتا۔ اس کے معنی ہیں کہ حقیقی اور ذاتی علم خدائے پاک کے ساتھ خاص ہے' انکار ہے ذاتی کا اور ثبوت ہے علم عطائی کا جیسے قرآن پاک میں آتا ہے۔ "ان العزه لله جمیعا" (ساری عزتیں اللہ ہی کے لئے ہیں) پھر ارشاد ہوا۔ "فلله العزه ولرسوله وللمومنین" عزت اللہ کی ہے اور رسول کی اور مسلمانوں کی' ایک جگہ ارشاد ہوا۔ "ان الحکم الا الله" (سوائے خدا کے کسی کا حکم نہیں) دوسری جگہ ارشاد ہوا "فابعثوا وحکما من اهله حکما من اهلها" (جب کسی شوہر اور بیوی میں جھگڑا ہو جائے تو ایک پنچ تو عورت کی طرف سے اور ایک مرد کی طرف سے بھیجو۔)

اب ان آیتوں کا یہ ہی مطلب ہے کہ حقیقی عزت اور حقیقی حکومت تو صرف اللہ ہی کی ہے' مگر خدا کے دینے سے مسلمانوں کو عزت بھی ملی اور حکومت بھی۔ اسی طرح علم غیب' حضور کو کتنا علم غیب دیا' یہ تو دینے والا رب اور لینے والے محبوب ہی جانتے ہیں' لوح محفوظ میں سارے "ماکان ومایکون" کا علم ہے مگر لوح محفوظ میرے آقا کے علم کے دریا کا ایک قطرہ ہے' قصیدہ بردہ میں ہے۔

ومن علومک علم اللوح والقلم

ہاں جس قدر روایات سے پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ از ازل تا روز قیامت ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ کا علم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو دیا گیا' از عرش تا فرش دکھائے گئے' اگر کوئی پرندہ بھی پر مارتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بھی علم دے دیا گیا۔ اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب "جاء الحق وزھق الباطل" میں دیکھو' ایسی تحقیق اور جگہ مشکل سے ملے گی۔

دوسری بات اس آیت سے یہ معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ میں دے دیا گیا ہے کہ اگر کسی پر توجہ فرما دیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک روشن فرما دیں حضور غوث پاک فرماتے ہیں۔

نظرت الی بلاد الله جمعا

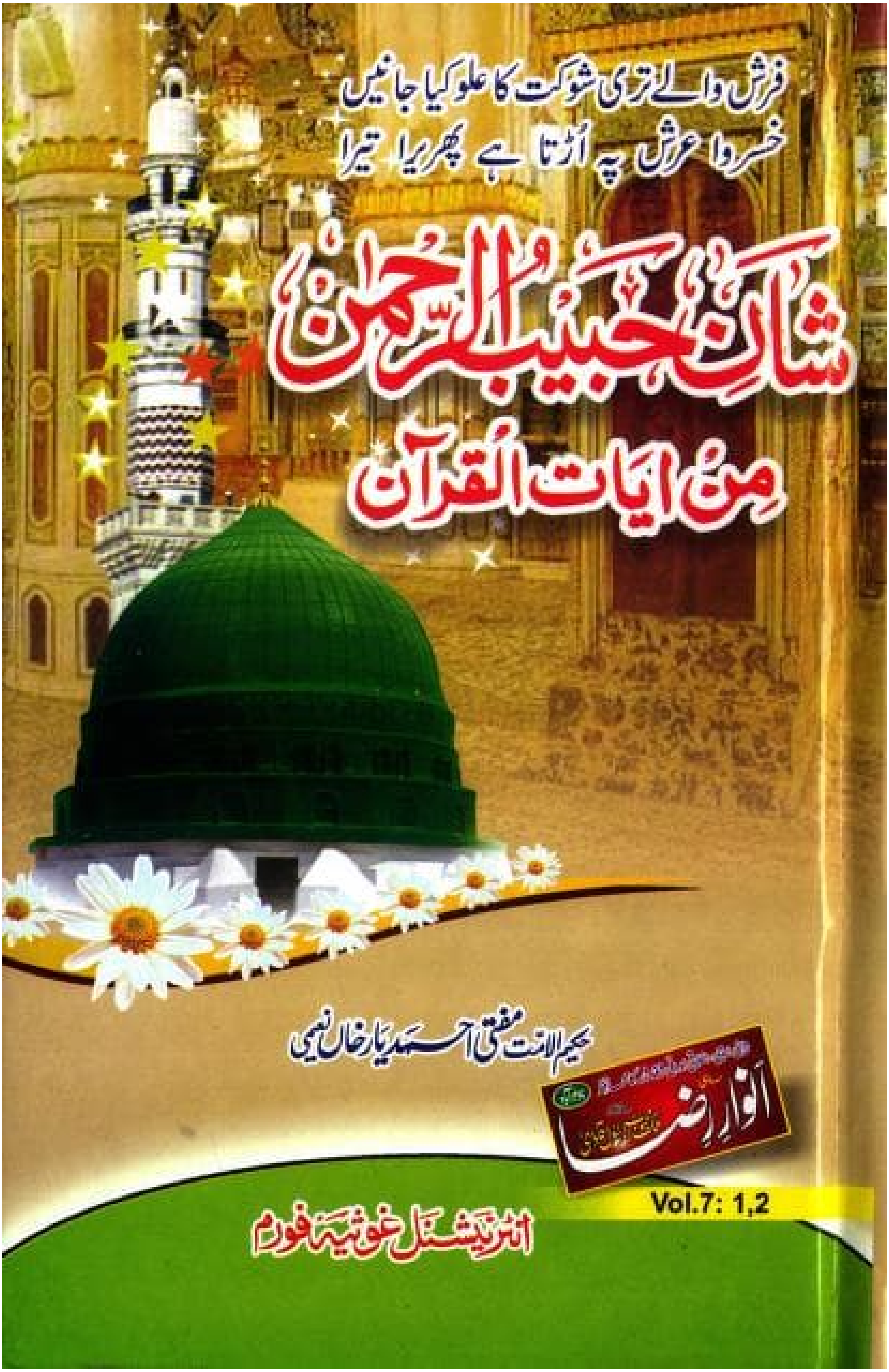

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

شانِ حبیبُ الرحمٰن
مِنْ ایاتُ القرآن

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی

انوار رضا

Vol.7: 1,2

انٹرنیشنل غوثیہ فورم

میں دے دیا گیا ہے کہ اگر کسی پر توجہ فرمائیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک روشن ہو جائے۔

حضور غوث پاک فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

میں نے اللہ کے سارے شہروں کو ایسا دیکھا جیسے چند رائی کے دانے ملے ہوئے ہیں

غرض کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر صفت عظیم ہے۔

آیت ۸۸۔ یَآاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا (پارہ: ۲۹، سورۂ مزمل، رکوع: ۱)

اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات میں قیام فرماؤ سوائے کچھ رات کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف ہے اس میں محبوب ﷺ کو اور ان کے طفیل میں ساری امت کو تہجد کی نماز اور قرآن کریم کی ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے مگر یہ خطاب بہت پر لطف ہے فرمایا گیا ہے کہ اے کپڑوں میں لپٹنے والے محبوب علیہ السلام جس سے معلوم ہوا کہ محبوب علیہ السلام کی ہر ادا پیاری ہے۔

اس آیت کریمہ کی شان نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں ایک تو زمانہ وحی کے ابتداء میں حضور علیہ السلام کلام الٰہی کی ہیبت سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے اس حالت میں آپ کو یہ ندا دی گئی ایک قول یہ ہے کہ حضور علیہ السلام ایک روز چادر شریف میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے اس حالت میں آپ کو یہ ندا دی گئی، بعض حضرات نے یہ بھی کہا کہ اس آیت سے مراد ہے اے نبوت کی چادر میں لپٹنے والے۔

روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ رات کو محبوب علیہ السلام چادر اوڑھے آرام فرما رہے تھے رب العالمین نے اشتیاق فرمایا کہ اس وقت ہمارے محبوب ہم سے مناجات اور راز و نیاز کی باتیں کریں تو ندا دیکر جگایا کہ اے آرام فرمانے والے محبوب اس وقت ہم سے باتیں کرو، غرض کہ کوئی سی بھی توجیہ کی جائے مگر شان محبوبی اچھی طرح اس سے ظاہر ہو رہی ہے۔

مسئلہ: نماز تہجد شروع اسلام میں واجب تھی، اور بعض کے قول پر فرض، بعد میں اس کا وجوب منسوخ ہو گیا اور اس آیت سے منسوخ ہوا جو اسی سورت میں آگے مذکور ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ (تفسیر خزائن العرفان و تفسیر احمدی) اب نماز تہجد سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ اگر بستی میں ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری ہو گئے اور اگر کسی نے نہ پڑھی، تو بس سنت کے تارک ہوئے۔

یہ غیب نہیں، غیب دو طرح کا ہے ایک تو وہ جس کو دلیل وغیرہ سے معلوم کر سکیں جیسے خدا کی صفات اور خدائے پاک کا ہونا دوسرے وہ جس کو دلیل وغیرہ سے معلوم نہ کر سکیں، جیسے کل پہلی قسم کا غیب تو رسولوں کے سوا اوروں کو بھی عطا ہو جاتا ہے جیسے قرآن میں فرمایا یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ اور دوسری قسم کا غیب، یہ خدا کا غیب ہے، جس کو فرمایا غیبہ یہ غیب سوائے رسول کے اور کسی کو نہ دیا جائے گا، ہاں جس کو رسول علیہ السلام اپنے کرم سے بتا دیں اس کو حضور علیہ السلام کے ذریعے سے ملے گا یہی اس آیت میں مراد ہے کہ پروردگار عالم اپنا غیب اپنے خاص رسول کے سوا کسی کے قبضہ میں نہیں دیتا، اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کو رب تعالیٰ نے خاص اپنا غیب عطا فرمایا۔ (تفسیر کبیر اور تفسیر بیضاوی اور روح البیان)

اب جن آیتوں میں ذکر ہے کہ سوائے خدا کے اور کوئی غیب نہیں جانتا، اس کے معنی ہیں کہ حقیقی اور ذاتی علم خدائے پاک کے ساتھ خاص ہے انکار ہے ذاتی کا اور ثبوت ہے علم عطائی کا جیسے قرآن پاک میں آتا ہے: اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ساری عزتیں اللہ ہی کے لئے ہیں پھر ارشاد ہوا فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ عزت اللہ کی ہے اور رسول کی اور مسلمانوں کی ایک جگہ ارشاد ہوا اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ سوائے خدا کے کسی کا حکم نہیں دوسری جگہ ارشاد ہوا: فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا جب کسی شوہر اور بیوی میں جھگڑا ہو جائے تو ایک پنچ تو عورت کی طرف سے اور ایک مرد کی طرف سے بھیجو۔

اب ان آیتوں کا یہی مطلب ہے کہ حقیقی عزت اور حقیقی حکومت تو صرف اللہ ہی کی ہے، مگر خدا کے دینے سے مسلمانوں کو عزت بھی ملی اور حکومت بھی اسی طرح علم غیب، حضور کو کتنا علم غیب دیا، یہ تو دینے والا رب اور لینے والے محبوب ہی جانتے ہیں لوح محفوظ میں سارے مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ کا علم ہے مگر لوح محفوظ میرے آقا کے علم کے دریا کا ایک قطرہ ہے قصیدہ بردہ میں ہے۔

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ہاں جس قدر روایات سے پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ ازل تا روز قیامت ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا، از عرش تا فرش آپ کو دکھائے گئے، اگر کوئی پرندہ بھی پر مارتا ہے تو حضور کو اس کا بھی علم دے دیا گیا، اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ میں دیکھو ایسی تحقیق اور جگہ مشکل سے ملے گی۔

دوسری بات اس آیت سے یہ معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ

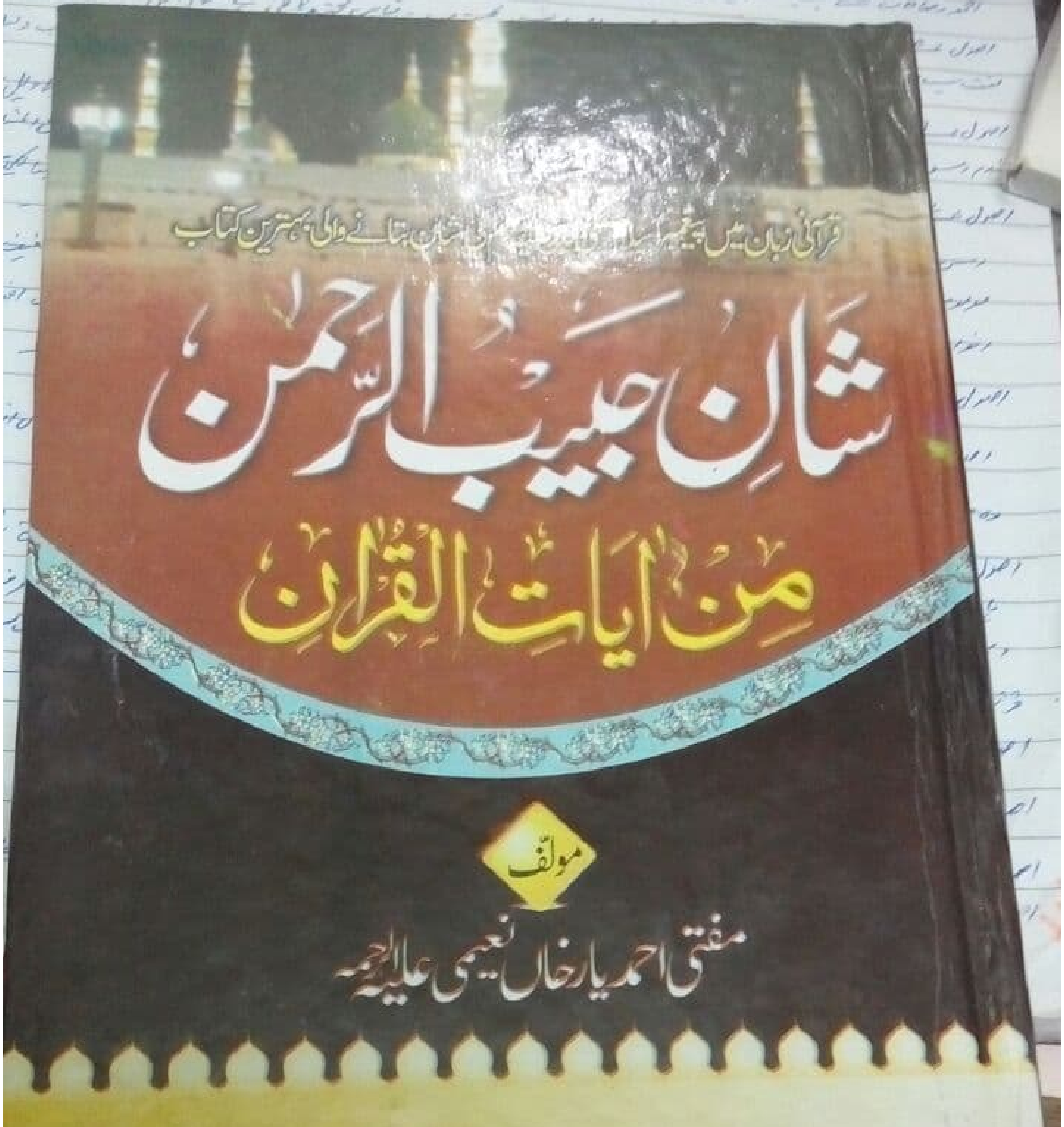

قرآنی زبان میں پیغمبر اسلام [illegible] شان بتانے والی بہترین کتاب

شانِ حبیب الرّحمن

مِن آیاتِ القرآن

مولّف

مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ

رضوی کتاب گھر دہلی

اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں برابری کا عقیدہ

ذرے ذرے کے علم کا عقیدہ

ہر ہر چیز کے علم کا عقیدہ

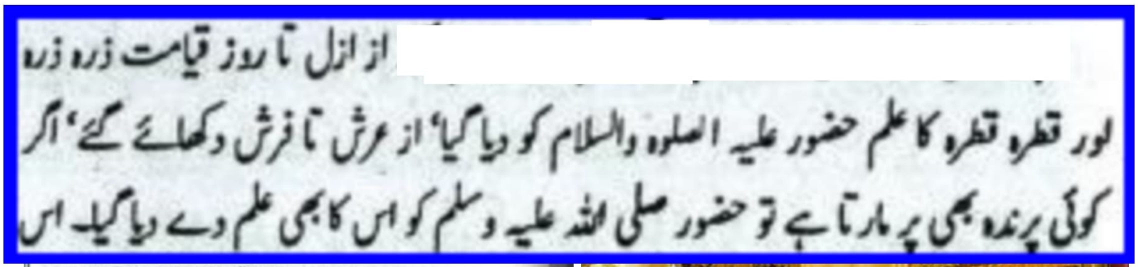

از ازل تا روز قیامت ذرہ ذرہ
لور قطرہ قطرہ کا علم حضور علیہ الصلوہ والسلام کو دیا گیا' از عرش تا فرش دکھائے گئے' اگر
کوئی پرندہ بھی پر مارتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بھی علم دے دیا گیا۔ اس

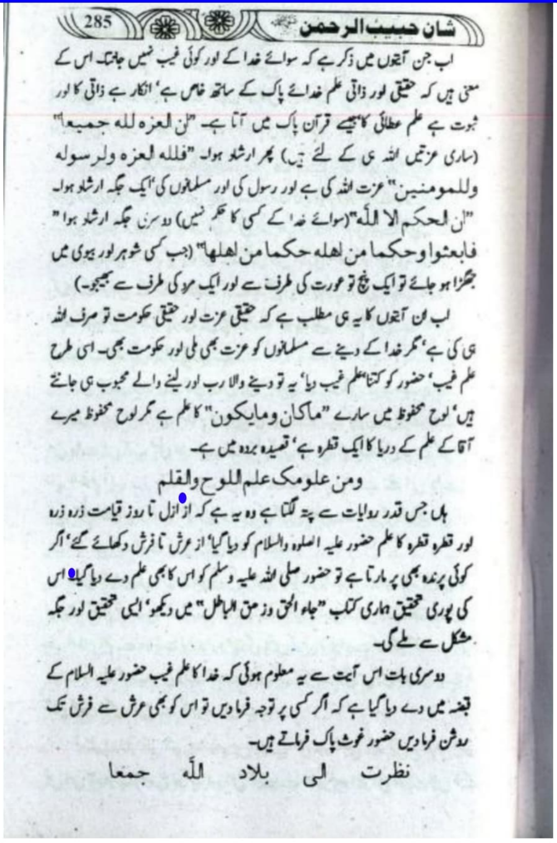

شان حبیب الرحمن 285

اب جن آیتوں میں ذکر ہے کہ سوائے خدا کے لور کوئی غیب نہیں جانتا۔ اس کے معنی ہیں کہ حقیقی لور ذاتی علم خدائے پاک کے ساتھ خاص ہے' انکار ہے ذاتی کا لور ثبوت ہے علم عطائی کا جیسے قرآن پاک میں آتا ہے۔ "ان العزه لله جميعا" (ساری عزتیں اللہ ہی کے لئے ہیں) پھر ارشاد ہوا۔ "فلله العزه ولرسوله وللمومنين" عزت اللہ کی ہے لور رسول کی لور مسلمانوں کی' ایک جگہ ارشاد ہوا۔ "ان الحكم الا الله" (سوائے خدا کے کسی کا حکم نہیں) دوسری جگہ ارشاد ہوا "فابعثوا وحكما من اهله حكما من اهلها" (جب کسی شوہر لور بیوی میں جھگڑا ہو جائے تو ایک پنچ تو عورت کی طرف سے لور ایک مرد کی طرف سے بھیجو۔)

اب ان آیتوں کا یہ ہی مطلب ہے کہ حقیقی عزت لور حقیقی حکومت تو صرف اللہ ہی کی ہے' مگر خدا کے دینے سے مسلمانوں کو عزت بھی ملی لور حکومت بھی۔ اسی طرح علم غیب' حضور کو کتنا علم غیب دیا' یہ تو دینے والا رب اور لینے والے محبوب ہی جانتے ہیں' لوح محفوظ میں سارے "ماکان ومایکون" کا علم ہے مگر لوح محفوظ میرے آقا کے علم کے دریا کا ایک قطرہ ہے' قصیدہ بردہ میں ہے۔

ومن علومک علم اللوح والقلم

ہاں جس قدر روایات سے پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ از ازل تا روز قیامت ذرہ ذرہ لور قطرہ قطرہ کا علم حضور علیہ الصلوہ والسلام کو دیا گیا' از عرش تا فرش دکھائے گئے' اگر کوئی پرندہ بھی پر مارتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بھی علم دے دیا گیا۔ اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب "جاء الحق وزھق الباطل" میں دیکھو' ایسی تحقیق لور جگہ مشکل سے ملے گی۔

دوسری بات اس آیت سے یہ معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ میں دے دیا گیا ہے کہ اگر کسی پر توجہ فرما دیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک روشن فرما دیں حضور غوث پاک فرماتے ہیں۔

نظرت الی بلاد اللہ جمعا

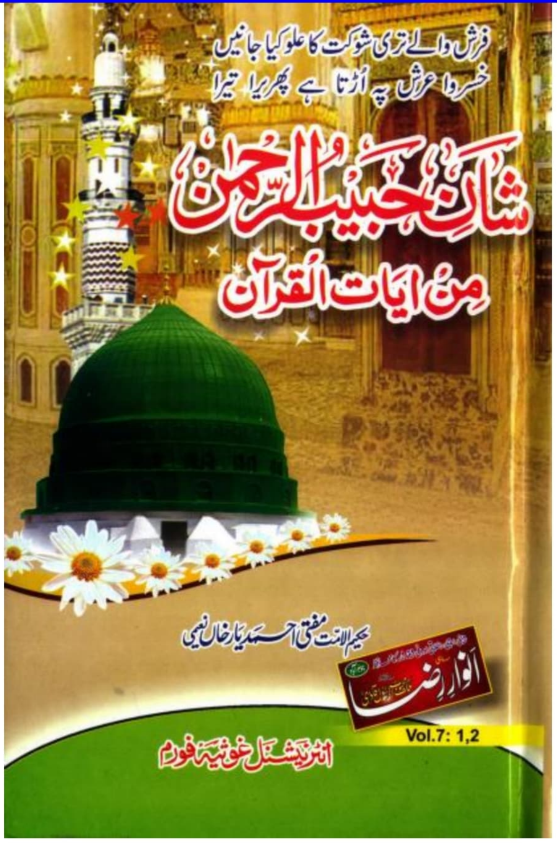
فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
شانِ حبیب الرحمٰن
من آیات القرآن
حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی
انوارِ رضا
Vol.7: 1,2
انٹرنیشنل غوثیہ فورم

اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں برابری کا عقیدہ

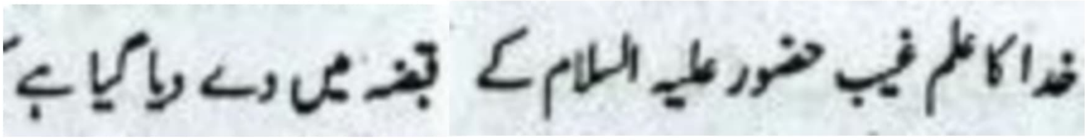
خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ میں دے دیا گیا ہے

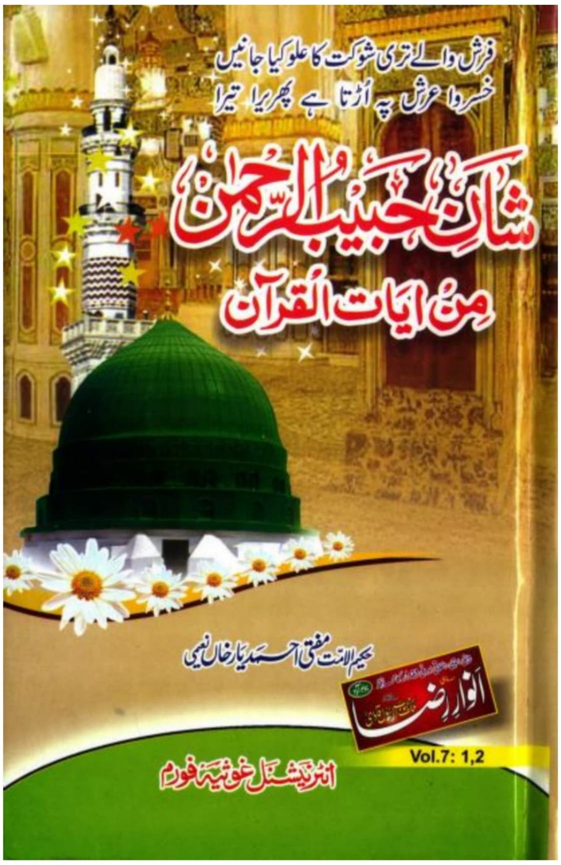
فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا

شانِ حبیبُ الرحمٰن
مِنْ ایاتُ القرآن

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی

انوارِ رضا

Vol.7: 1,2

انٹرنیشنل غوثیہ فورم

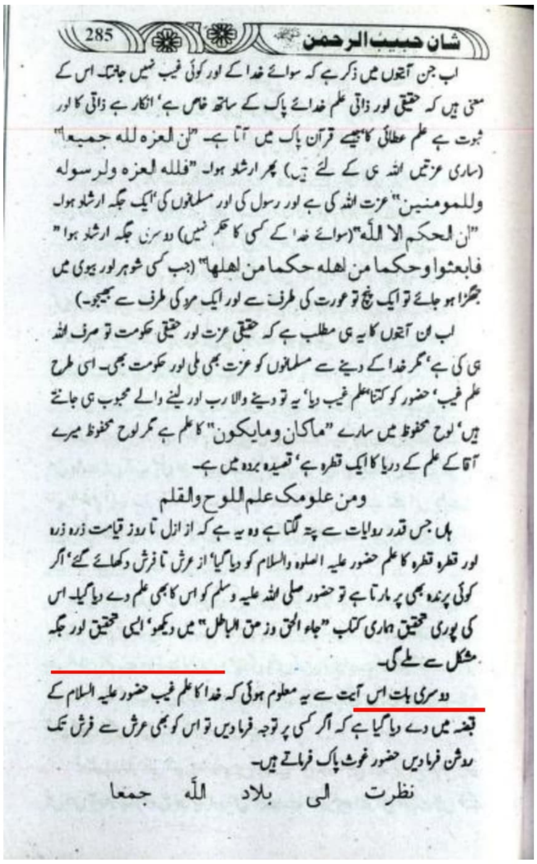
شان حبیب الرحمن 285

اب جن آیتوں میں ذکر ہے کہ سوائے خدا کے اور کوئی غیب نہیں جانتا۔ اس کے معنی ہیں کہ حقیقی اور ذاتی علم خدائے پاک کے ساتھ خاص ہے' انکار ہے ذاتی کا اور ثبوت ہے علم عطائی کا جیسے قرآن پاک میں آتا ہے۔ "ان العزہ للہ جمیعا" (ساری عزتیں اللہ ہی کے لئے ہیں) پھر ارشاد ہوا۔ "فللہ العزہ ولرسولہ وللمومنین" عزت اللہ کی ہے اور رسول کی اور مسلمانوں کی' ایک جگہ ارشاد ہوا۔ "ان الحکم الا اللہ" (سوائے خدا کے کسی کا حکم نہیں) دوسری جگہ ارشاد ہوا "فابعثوا وحکما من اھلہ حکما من اھلھا" (جب کسی شوہر اور بیوی میں جھگڑا ہو جائے تو ایک پنچ تو عورت کی طرف سے اور ایک مرد کی طرف سے بھیجو۔)

اب ان آیتوں کا یہ ہی مطلب ہے کہ حقیقی عزت اور حقیقی حکومت تو صرف اللہ ہی کی ہے' مگر خدا کے دینے سے مسلمانوں کو عزت بھی ملی اور حکومت بھی۔ اسی طرح علم غیب' حضور کو کتنا علم غیب دیا' یہ تو دینے والا رب اور لینے والے محبوب ہی جانتے ہیں' لوح محفوظ میں سارے "ماکان ومایکون" کا علم ہے مگر لوح محفوظ میرے آقا کے علم کے دریا کا ایک قطرہ ہے' قصیدہ بردہ میں ہے۔

ومن علومک علم اللوح والقلم

ہاں جس قدر روایات سے پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ از ازل تا روز قیامت ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ کا علم حضور علیہ الصلوہ والسلام کو دیا گیا' از عرش تا فرش دکھائے گئے' اگر کوئی پرندہ بھی پر مارتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بھی علم دے دیا گیا۔ اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب "جاء الحق وزھق الباطل" میں دیکھو' ایسی تحقیق اور جگہ مشکل سے ملے گی۔

دوسری بات اس آیت سے یہ معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ میں دے دیا گیا ہے کہ اگر کسی پر توجہ فرمادیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک روشن فرمادیں حضور غوث پاک فرماتے ہیں۔

نظرت الی بلاد اللہ جمعا

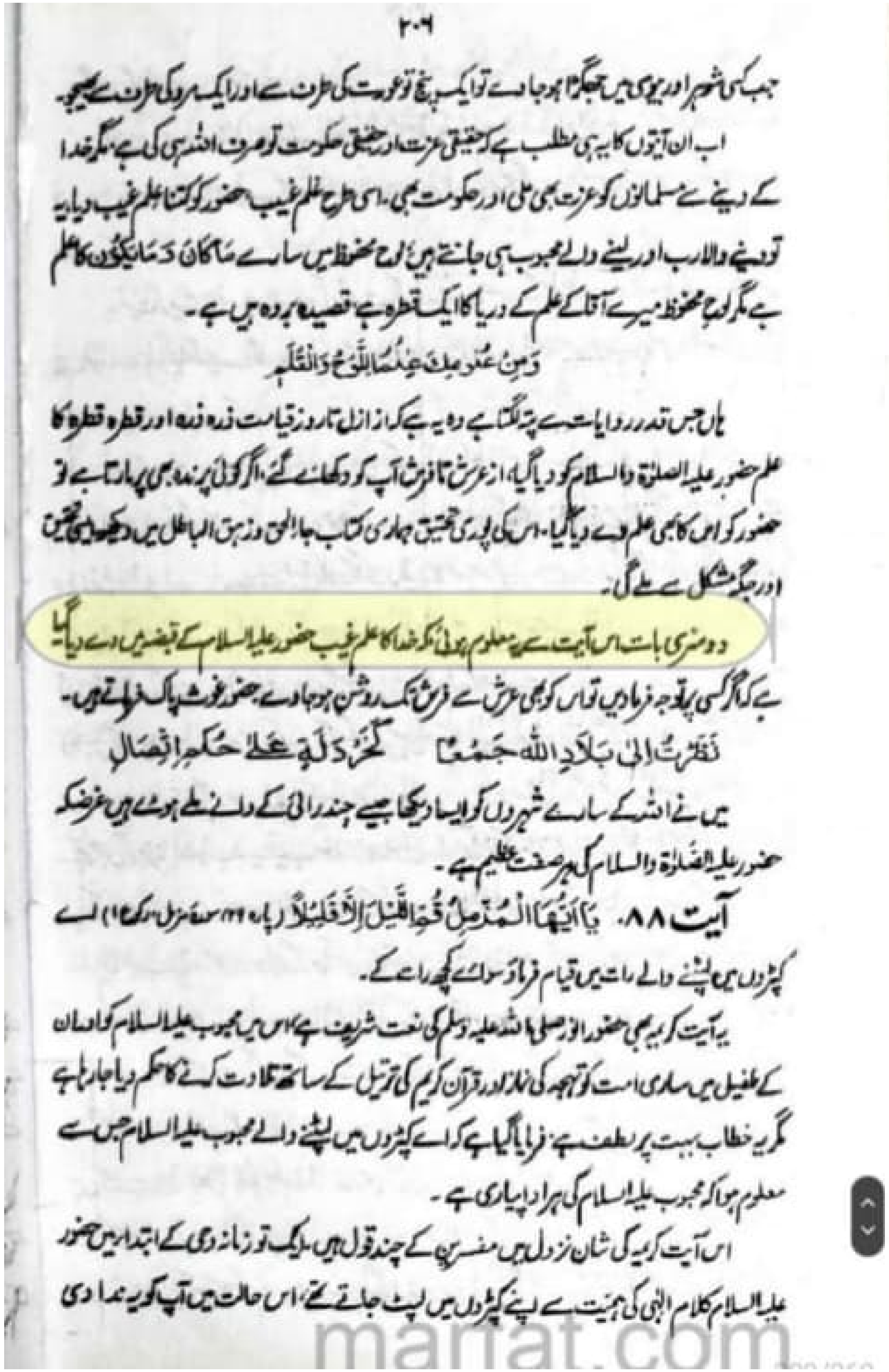

جب کسی شوہر اور بیوی میں جھگڑا ہو جاوے تو ایک پنچ تو عورت کی طرف سے اور ایک مرد کی طرف سے بھیجو۔ اب ان آیتوں کا یہ ہی مطلب ہے کہ حقیقی عزت اور حقیقی حکومت تو صرف اللہ ہی کی ہے۔ مگر خدا کے دینے سے مسلمانوں کو عزت بھی ملی اور حکومت بھی۔ اسی طرح علم غیب حضور کو کتنا علم غیب دیا یہ تو دینے والا رب اور لینے والے محبوب ہی جانتے ہیں۔ لوح محفوظ میں سارے ماکان و ما یکون کا علم ہے مگر لوح محفوظ میرے آقا کے علم کے دریا کا ایک قطرہ ہے۔ قصیدہ بردہ میں ہے۔

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ہاں جس قدر روایات سے پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ از ازل تا روز قیامت ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا۔ از عرش تا فرش آپ کو دکھائے گئے۔ اگر کوئی پرندہ بھی پر مارتا ہے تو حضور کو اس کا بھی علم دے دیا گیا۔ اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب جاء الحق و زہق الباطل میں دیکھو یہ تحقیق اور جگہ مشکل سے ملے گی۔

دوسری بات اس آیت سے یہ معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ میں دے دیا گیا ہے کہ اگر کسی پر توجہ فرما دیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک روشن ہو جاوے۔ حضور غوث پاک فرماتے ہیں۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا　　كَخَرْدَلَةٍ عَلٰى حُكْمِ اتِّصَالِ

میں نے اللہ کے سارے شہروں کو ایسا دیکھا جیسے چند رائی کے دانے ملے ہوئے ہیں۔ غرضکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر صفت عظیم ہے۔

آیت ۸۸۔ يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا (پارہ ۲۹ سورۂ مزمل رکوع ۱) اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات میں قیام فرماؤ سوائے کچھ رات کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف ہے۔ اس میں محبوب علیہ السلام کو اور ان کے طفیل میں ساری امت کو تہجد کی نماز اور قرآن کریم کی ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے مگر یہ خطاب بہت پر لطف ہے۔ فرمایا گیا ہے کہ اے کپڑوں میں لپٹنے والے محبوب علیہ السلام جس سے معلوم ہوا کہ محبوب علیہ السلام کی ہر ادا پیاری ہے۔

اس آیت کریمہ کی شان نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں۔ ایک تو زمانہ وحی کے ابتدا میں حضور علیہ السلام کلام الٰہی کی ہیبت سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے۔ اس حالت میں آپ کو یہ ندا دی

marfat.com

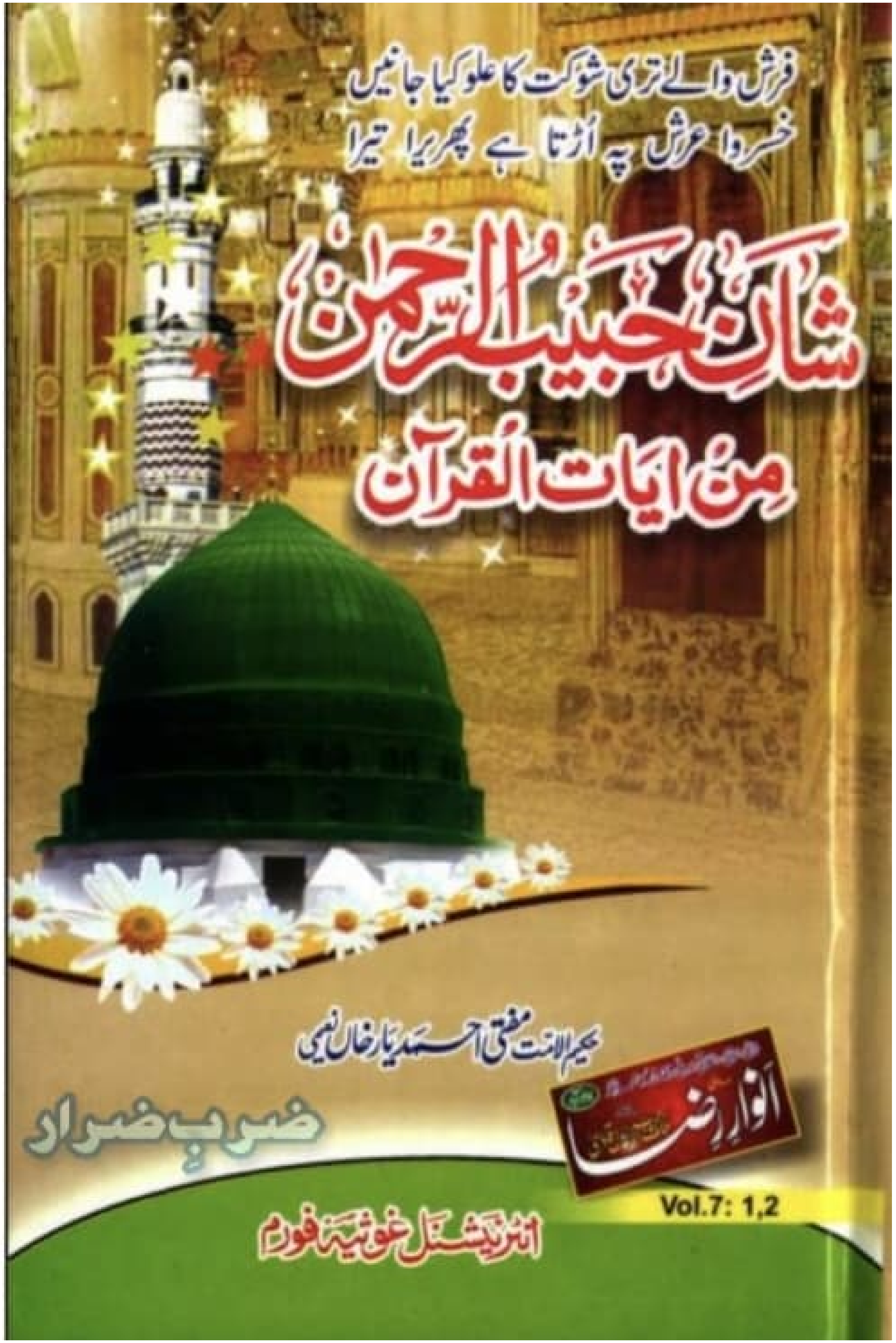

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

شانِ حبیب الرحمٰن
مِنْ اٰیاتِ القرآن

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی

ضربِ ضرار

انوارِ رضا

Vol.7: 1,2

انٹرنیشنل غوثیہ فورم

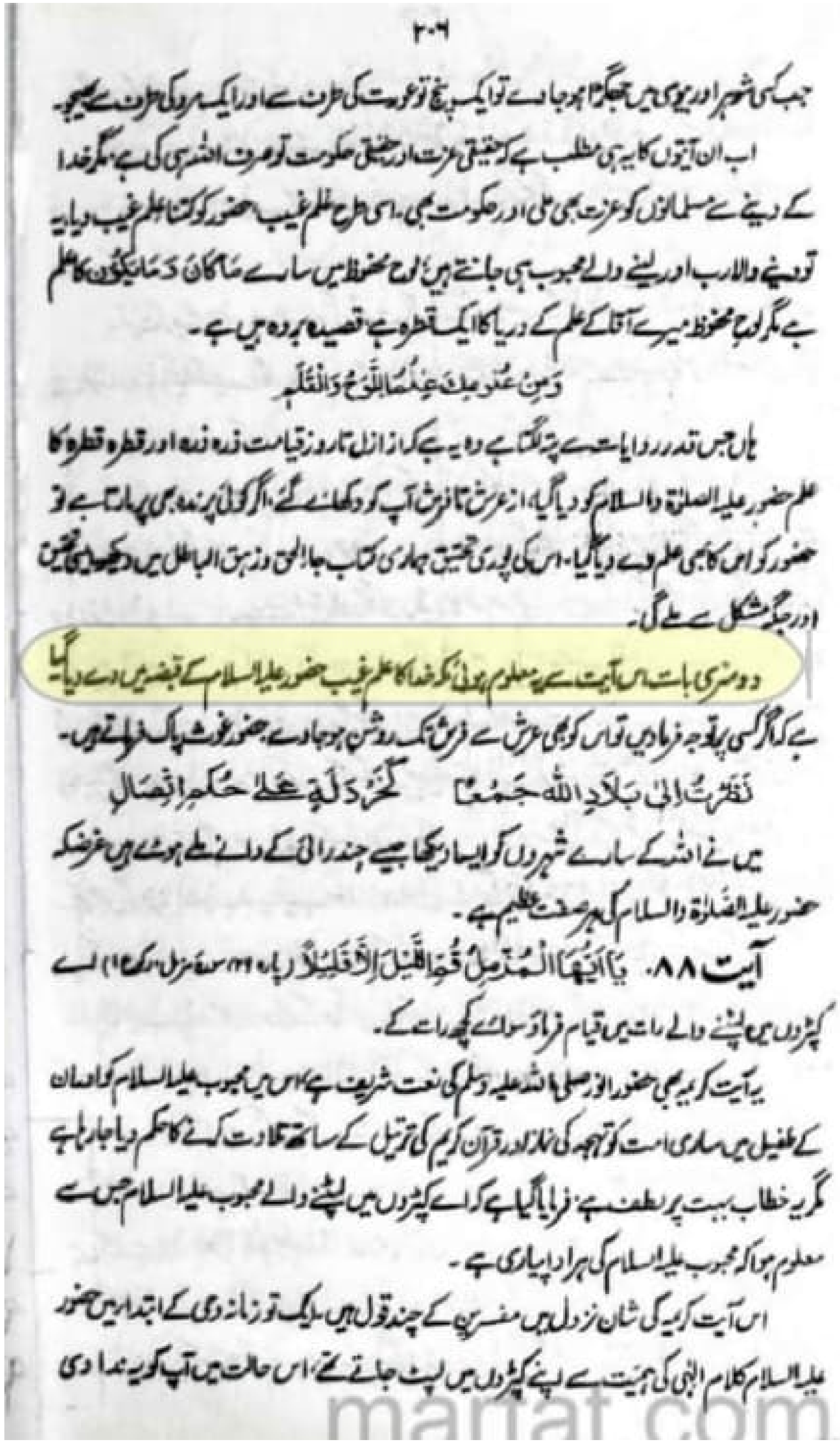

جب کسی شوہر اور بیوی میں جھگڑا ہو جاوے تو ایک پنچ تو عورت کی طرف سے اور ایک مرد کی طرف سے بھیجو۔

اب ان آیتوں کا یہی مطلب ہے کہ حقیقی عزت اور حقیقی حکومت تو صرف اللہ ہی کی ہے، مگر خدا کے دینے سے مسلمانوں کو عزت بھی ملی اور حکومت بھی۔ اسی طرح علم غیب حضور کو کتنا علم غیب دیا یہ تو دینے والا رب اور لینے والے محبوب ہی جانتے ہیں، لوح محفوظ میں سارے ما کان و ما یکون کا علم ہے مگر لوح محفوظ میرے آقا کے علم کے دریا کا ایک قطرہ ہے۔ قصیدہ بردہ میں ہے۔

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ہاں جس قدر روایات سے پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ ازل تا روز قیامت ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا، از عرش تا فرش آپ کو دکھلائے گئے، اگر کوئی پرندہ بھی پر مارتا ہے تو حضور کو اس کا بھی علم دے دیا گیا۔ اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب جاء الحق و زہق الباطل میں دیکھو یہ تحقیق اور جگہ مشکل سے ملے گی۔

دوسری بات اس آیت سے یہ معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ میں دے دیا گیا ہے کہ اگر کسی پر توجہ فرما دیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک روشن ہو جاوے۔ حضور غوث پاک فرماتے ہیں۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا   كَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُكْمِ اتِّصَالِ

میں نے اللہ کے سارے شہروں کو ایسا دیکھا جیسے چند رائی کے دانے ملے ہوئے ہیں غرضکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر صفت عظیم ہے۔

آیت ۸۸۔ یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا (پارہ ۲۹ سورۃ مزمل رکوع ۱) اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات میں قیام فرماؤ سوائے کچھ رات کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف ہے کہ اس میں محبوب علیہ السلام کو اور ان کے طفیل میں ساری امت کو تہجد کی نماز اور قرآن کریم کی ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنے کا حکم دیا جارہا ہے مگر یہ خطاب بہت پر لطف ہے۔ فرمایا گیا ہے کہ اے کپڑوں میں لپٹنے والے محبوب علیہ السلام جس سے معلوم ہوا کہ محبوب علیہ السلام کی ہر ادا پیاری ہے۔

اس آیت کریمہ کی شان نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں، ایک تو یہ کہ زمانہ وحی کے ابتداء میں حضور علیہ السلام کلام الٰہی کی ہیبت سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے، اس حالت میں آپ کو یہ ندا دی

marfat.com

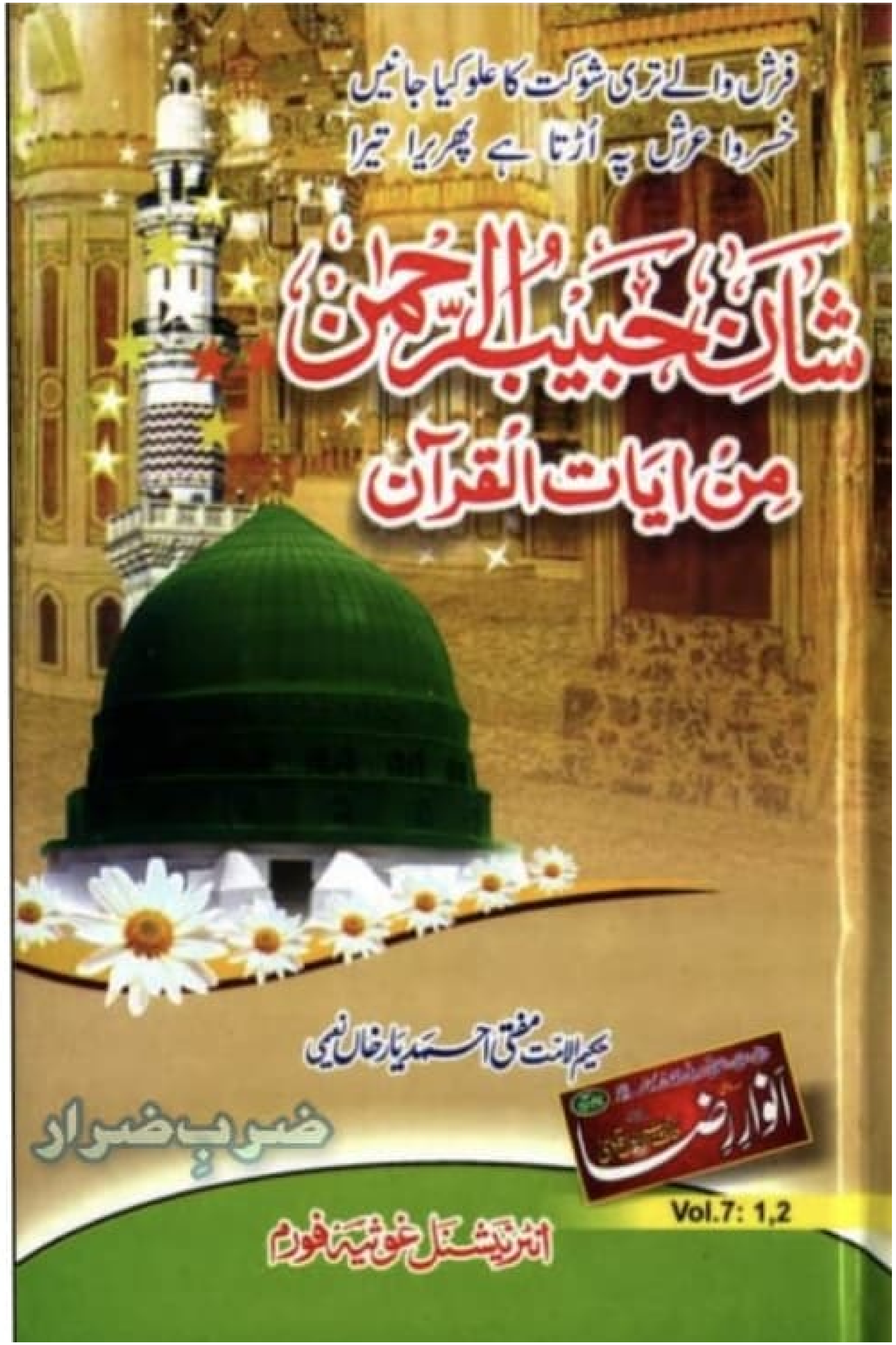

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

شانِ حبیب الرحمٰن
مِنْ آیاتِ القرآن

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی

انوارِ رضا
ضربِ ضرار
Vol.7: 1,2
انٹرنیشنل غوثیہ فورم

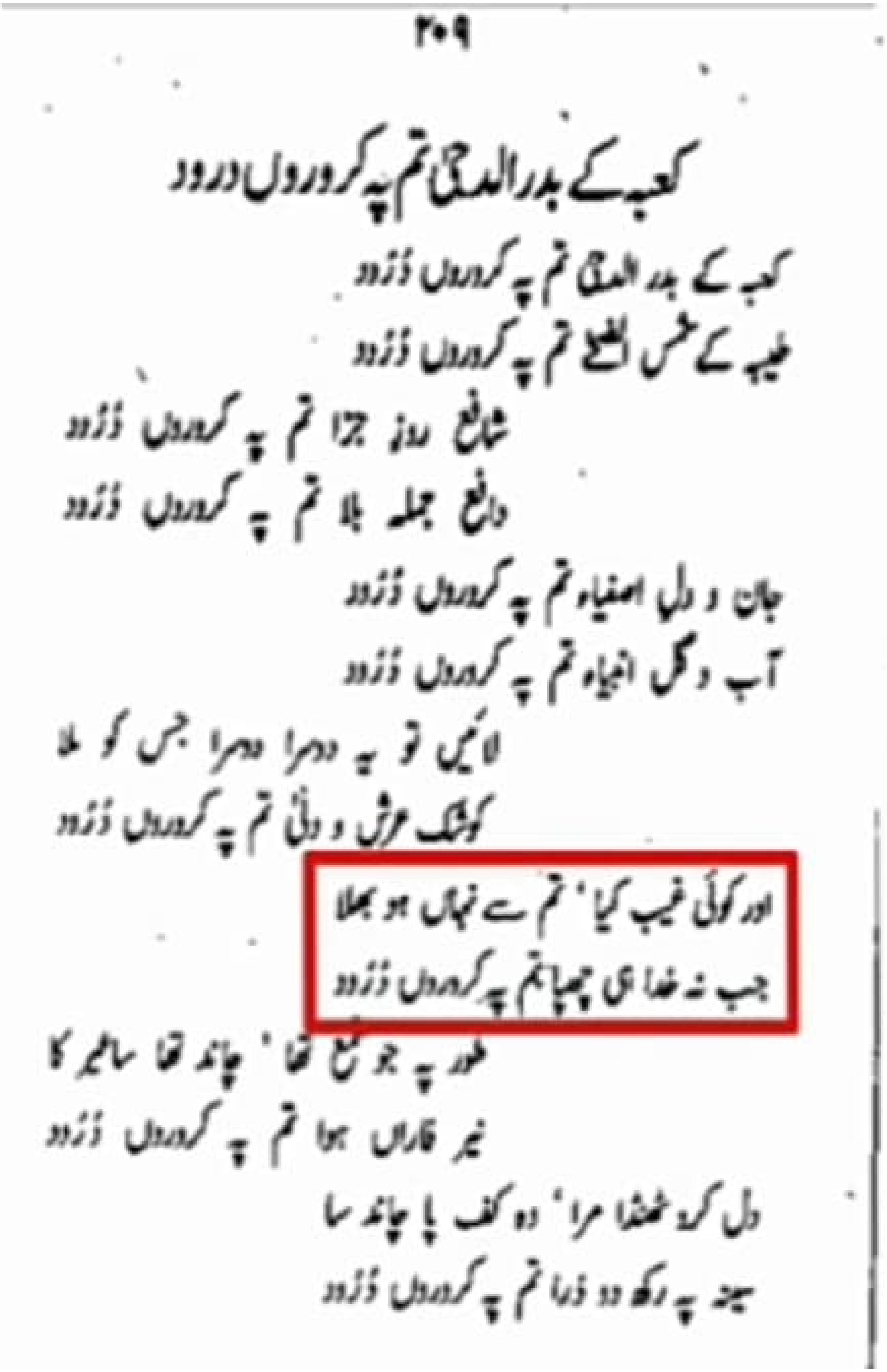

کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروروں درود

کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروروں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروروں درود

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروروں درود

جان و دلِ اصفیاء تم پہ کروروں درود
آب و گلِ انبیاء تم پہ کروروں درود

لائیں تو یہ دوسرا دوسرا جس کو ملا
کوشکِ عرش و دنیٰ تم پہ کروروں درود

اور کوئی غیب کیا، تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

طور پہ جو شمع تھا، چاند تھا ساعیر کا
نیر فاراں ہوا تم پہ کروروں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا، وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود

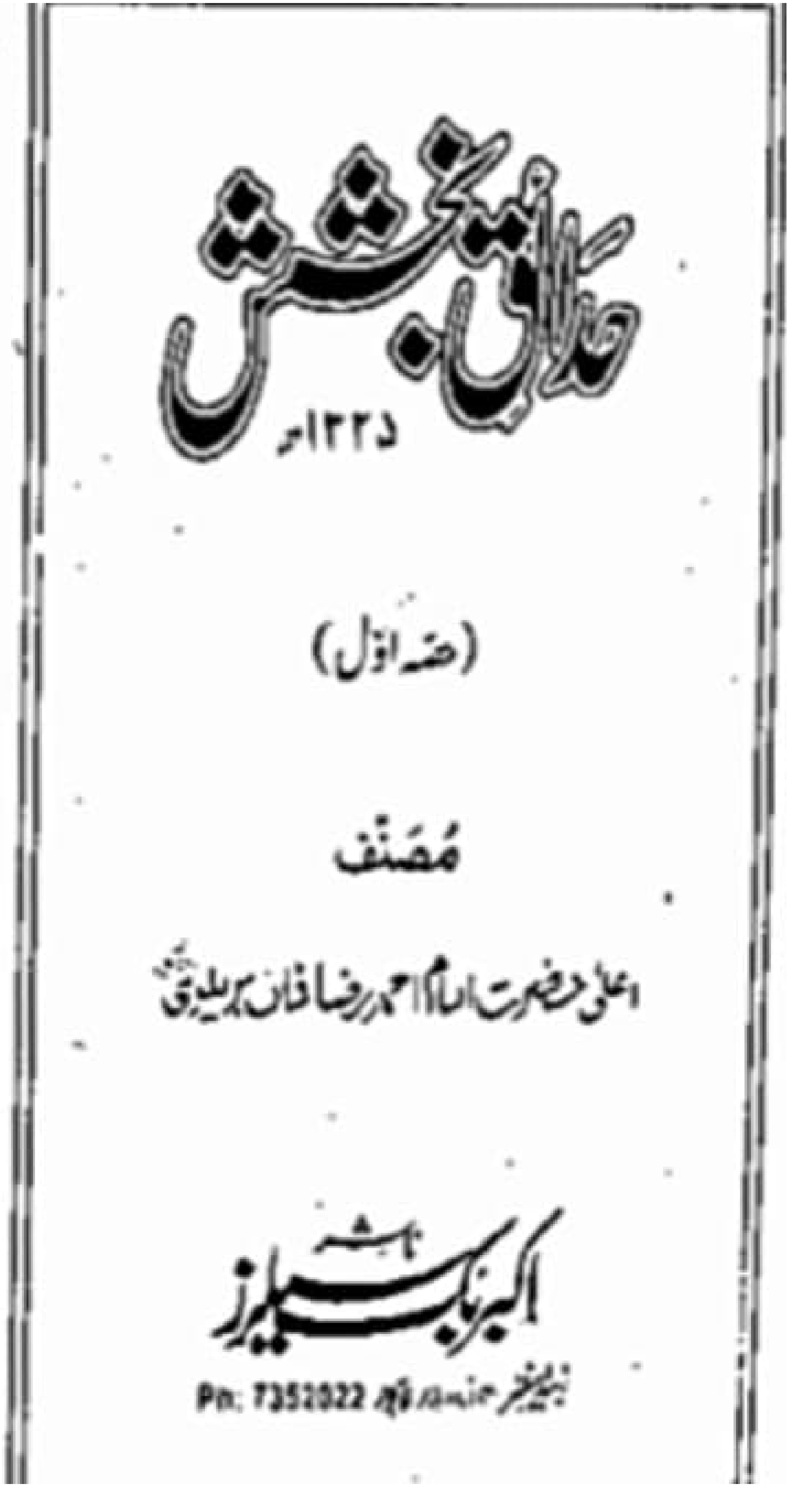
حدائقِ بخشش

۱۳۲۵ھ

(حصہ اوّل)

مُصنّف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 7352022

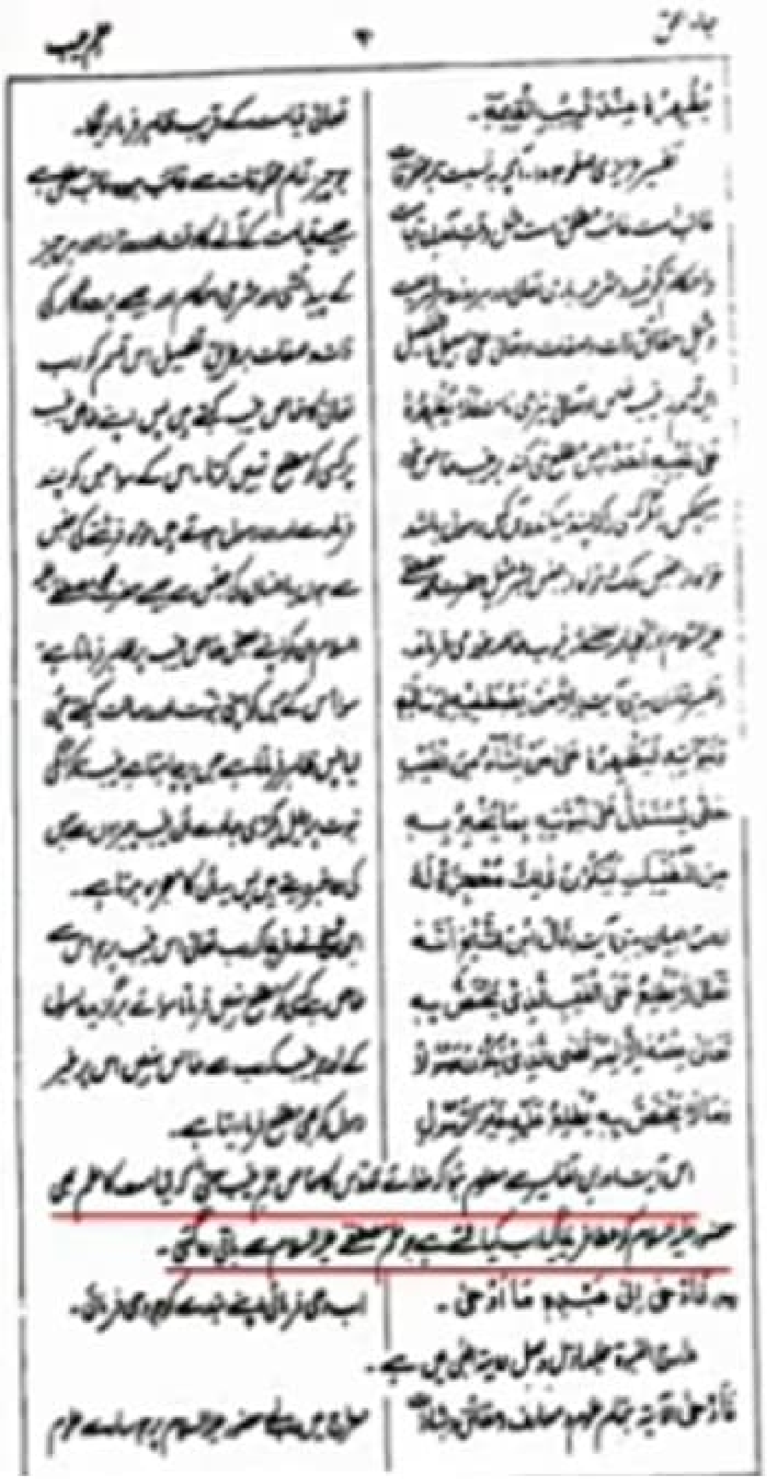

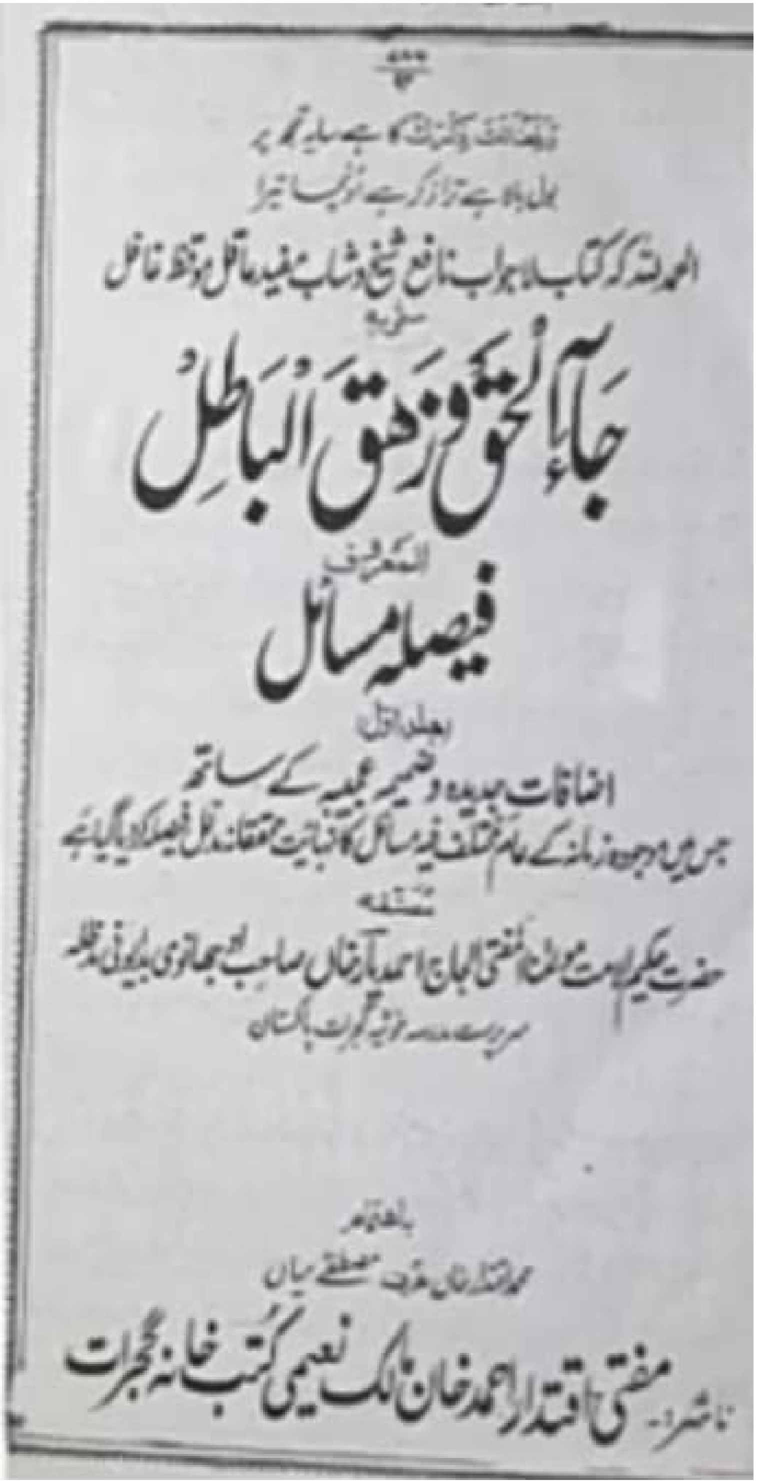

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ و شاب مفید عاقل و تحفہ فاضل
مسمّٰی بہ

جاء الحق وزهق الباطل

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اول)

اضافات جدیدہ و تخریج عجیبہ کے ساتھ
جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت محققانہ فیصلہ کیا گیا ہے

مصنفہ
حضرت حکیم الامت مولانا مفتی الحاج احمد یار خاں صاحب نعیمی اشرفی بدایونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باہتمام
محمد اقتدار خاں عرف مصطفےٰ میاں

ناشر:- مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

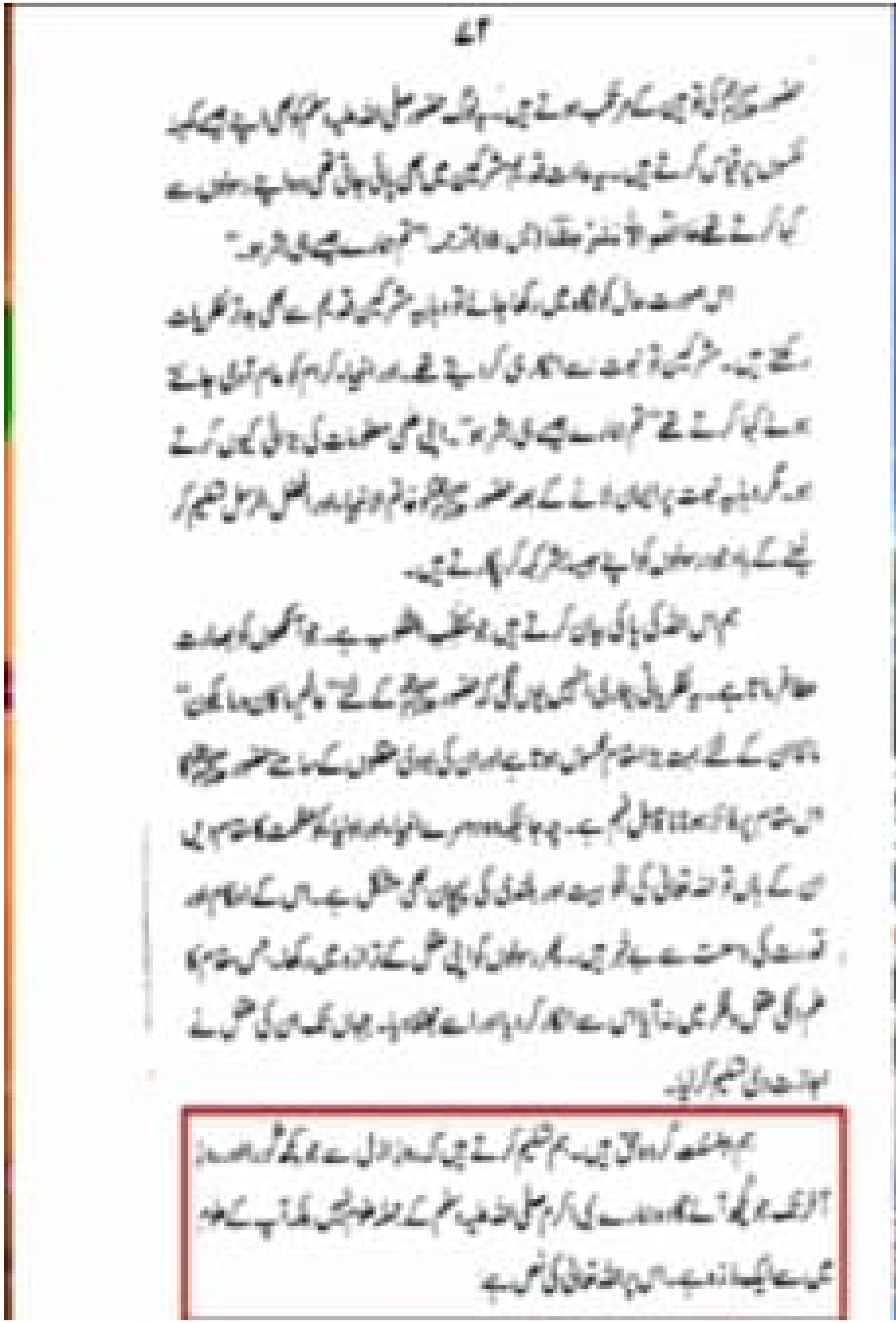

الدولة المكية
بالمادة الغيبية

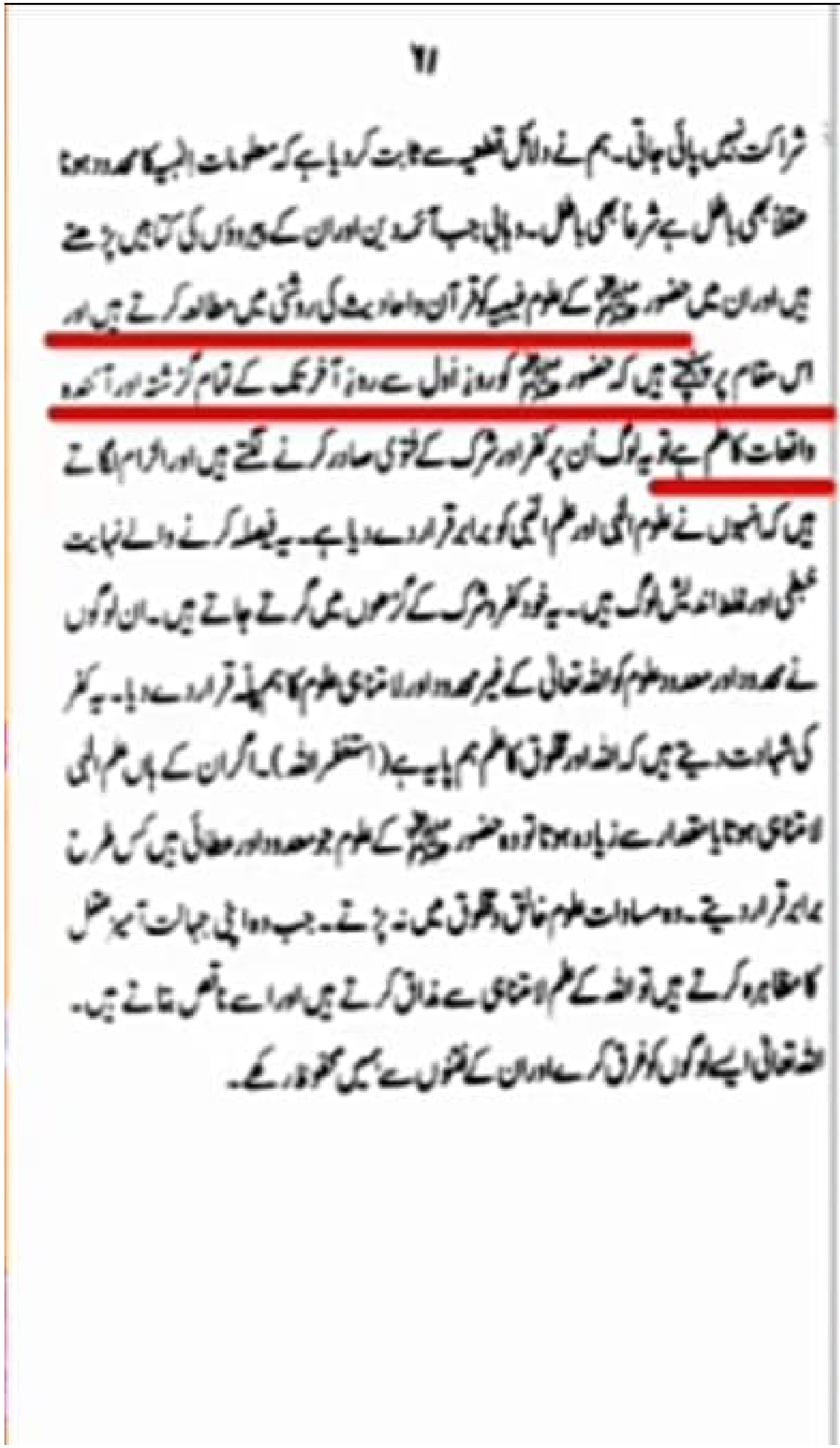

۶۱

شراکت نہیں پائی جاتی۔ ہم نے دلائل قطعیہ سے ثابت کر دیا ہے کہ معلومات الٰہیہ کا محدود ہونا عقلاً بھی باطل ہے شرعاً بھی باطل۔ وہابی جب آئمہ دین اور ان کے پیروؤں کی کتابیں پڑھتے ہیں اور ان میں حضور ﷺ کے علوم غیبیہ کو قرآن و احادیث کی روشنی میں مطالعہ کرتے ہیں اور اس مقام پر پہنچتے ہیں کہ حضور ﷺ کو روز اول سے روز آخر تک کے تمام گزشتہ اور آئندہ واقعات کا علم ہے تو یہ لوگ ان پر کفر اور شرک کے فتوی صادر کرنے لگتے ہیں اور الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے علوم الٰہی اور علم ذاتی کو برابر قرار دے دیا ہے۔ یہ فیصلہ کرنے والے نہایت غبی اور غلط اندیش لوگ ہیں۔ یہ خود کفر و شرک کے گڑھوں میں گرتے جاتے ہیں۔ ان لوگوں نے محدود اور معدود علوم کو اللہ تعالیٰ کے غیر محدود اور لامتناہی علوم کا ہم پلہ قرار دے دیا۔ یہ کفر کی شہادت دیتے ہیں کہ اللہ اور مخلوق کا علم ہم پایہ ہے (استغفر اللہ)۔ اگر ان کے ہاں علم الٰہی لامتناہی ہوتا یا مقدار سے زیادہ ہوتا تو وہ حضور ﷺ کے علوم جو معدود اور عطائی ہیں کس طرح برابر قرار دیتے۔ وہ مساوات علوم خالق و مخلوق میں نہ پڑتے۔ جب وہ اپنی جہالت آمیز عقل کا مظاہرہ کرتے ہیں تو اللہ کے علم لامتناہی سے مذاق کرتے ہیں اور اسے ناقص بتاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو غرق کرے اور ان کے فتنوں سے ہمیں محفوظ رکھے۔

الدولة المكية
بالمادة الغيبية
پیر زادہ اقبال احمد فاروقی
مکتبہ نبویہ

سے نرمی کرنا اور مسلمانوں سے دشمنی کرنا' یہ اخلاق ہیں۔ اگر بدمذہب پر سختی کرنا اسلامی اخلاق ہیں' تو جلاد پھر کس پر کیا گیا؟ سانپ کو مار ڈالنا اور کھیت میں سے گھاس کو نکال دینا ہی بہتر ہے۔

آیت ۸۷۔ "عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ" (پارہ ۲۹' سورہ جن رکوع ۲) غیب کا جاننے والا ہے' اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور علیہ السلام کی نعت پاک ہے' اور حضور علیہ السلام کے علم غیب کو بیان فرما رہی ہے۔ اس میں ارشاد فرمایا گیا کہ پروردگار عالم غیب کا جاننے والا ہے' اور اپنے خاص غیب پر کسی کو قبضہ نہیں دیتا سوائے اپنے خاص پیغمبر کے۔

اس آیت میں دو چیزیں قابل لحاظ ہیں۔ ایک تو خدا کا خاص غیب اور ایک تسلط دینا غیب اس کو کہتے ہیں جو آنکھ' کان' ناک وغیرہ حواس سے نہ معلوم ہو سکے اور نہ عقل میں فوراً آ سکے' جیسے جنت و دوزخ وغیرہ۔ اب ہمارے لئے بمبئی اور کلکتہ وغیرہ کا علم غیب نہیں کیوں کہ آج جا کر دیکھ سکتے ہیں اور ہزارہا آدمیوں نے ہم کو خبر دی کہ وہ دنیا میں دو شہر ہیں لہٰذا یہ غیب نہیں' غیب دو طرح کا ہے ایک تو وہ جس کو دلیل وغیرہ سے معلوم کر سکیں' جیسے خدا کی صفات اور خدائے پاک کا ہونا' دوسرے وہ جس کو دلیل وغیرہ سے بھی معلوم نہ کر سکیں۔ پہلی قسم کا غیب تو رسولوں کے سوا اوروں کو بھی عطا ہو جاتا ہے' جیسے قرآن میں فرمایا۔ "یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ" اور دوسری قسم کا غیب' یہ خدا کا غیب ہے جس کو فرمایا۔ "غَیْبِهٖ" یہ غیب سوائے رسول کے اور کسی کو نہ دیا جائے گا' ہاں جس کو رسول علیہ السلام اپنے کرم سے بتا دیں اس کو حضور علیہ السلام کے ذریعہ سے ملے گا' یہ ہی اس آیت میں مراد ہے۔ کہ پروردگار عالم اپنا غیب اپنے خاص رسول کے سوا کسی کے قبضہ میں نہیں دیتا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے خاص اپنا غیب عطا فرمایا۔ (تفسیر کبیر اور تفسیر بیضاوی اور روح البیان)

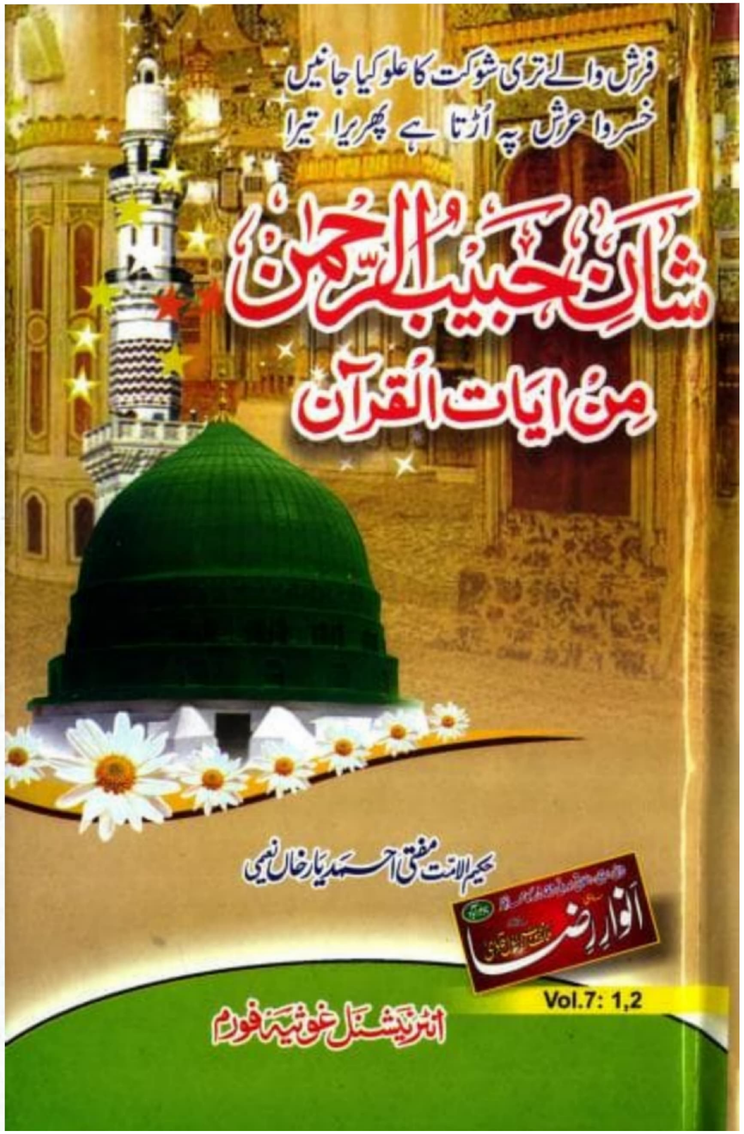

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

شانِ حبیب الرحمٰن
مِنْ اٰیاتِ الْقرآن

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی

انوارِ رضا

Vol.7: 1,2

انٹرنیشنل غوثیہ فورم

اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں برابری کا عقیدہ

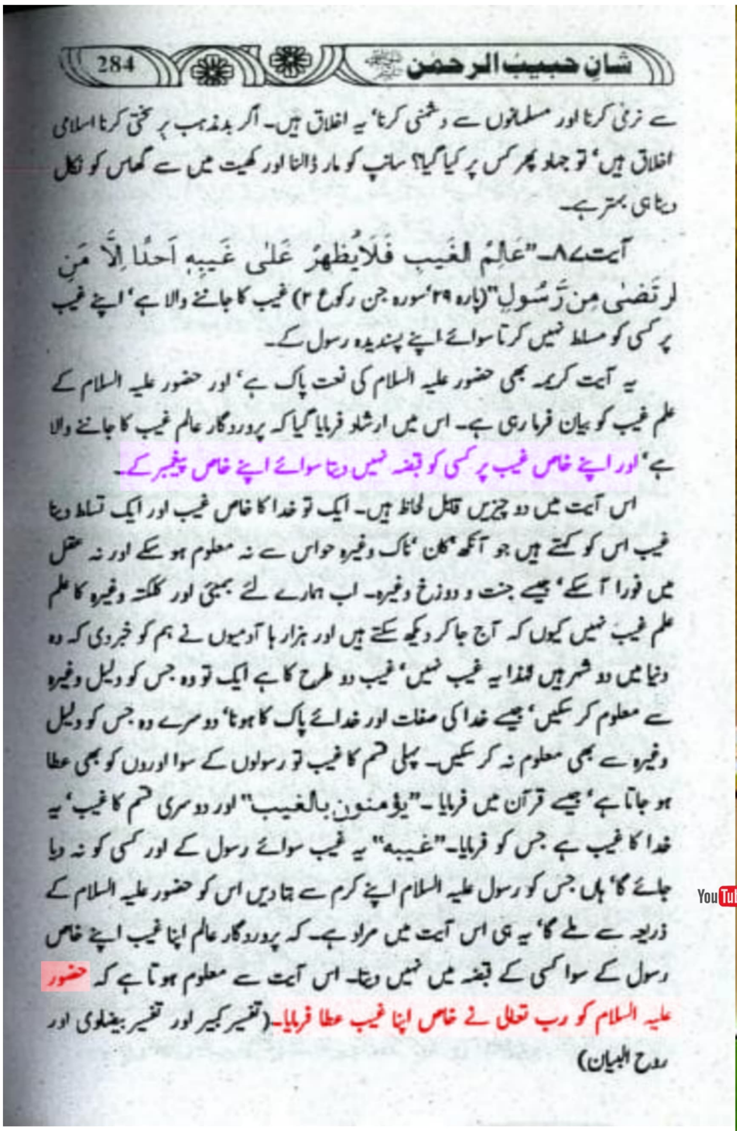

سے نرمی کرنا اور مسلمانوں سے دشمنی کرنا' یہ اخلاق ہیں۔ اگر بدمذہب پر سختی کرنا اسلامی اخلاق ہیں' تو جلو پھر کس پر کیا گیا؟ سانپ کو مار ڈالنا اور کھیت میں سے گھاس کو نکل دینا ہی بہتر ہے۔

آیت ۸۷۔"عَالِمُ الغَیبِ فَلَایُظهِرُ عَلٰی غَیبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ لرتَضٰی مِن رَّسُولٍ"(پارہ ۲۹' سورہ جن رکوع ۲) غیب کا جاننے والا ہے' اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور علیہ السلام کی نعت پاک ہے' اور حضور علیہ السلام کے علم غیب کو بیان فرما رہی ہے۔ اس میں ارشاد فرمایا گیا کہ پروردگار عالم غیب کا جاننے والا ہے' اور اپنے خاص غیب پر کسی کو قبضہ نہیں دیتا سوائے اپنے خاص پیغمبر کے۔

اس آیت میں دو چیزیں قابل لحاظ ہیں۔ ایک تو خدا کا خاص غیب اور ایک تسلط دینا غیب اس کو کہتے ہیں جو آنکھ' کان' ناک وغیرہ حواس سے نہ معلوم ہو سکے اور نہ عقل میں فوراً آ سکے' جیسے جنت و دوزخ وغیرہ۔ اب ہمارے لئے بمبئی اور کلکتہ وغیرہ کا علم علم غیب نہیں کیوں کہ آج جا کر دیکھ سکتے ہیں اور ہزارہا آدمیوں نے ہم کو خبر دی کہ وہ دنیا میں دو شہر ہیں لہٰذا یہ غیب نہیں' غیب دو طرح کا ہے ایک تو وہ جس کو دلیل وغیرہ سے معلوم کر سکیں' جیسے خدا کی صفات اور خدائے پاک کا ہونا' دوسرے وہ جس کو دلیل وغیرہ سے بھی معلوم نہ کر سکیں۔ پہلی قسم کا غیب تو رسولوں کے سوا اوروں کو بھی عطا ہو جاتا ہے' جیسے قرآن میں فرمایا۔"یؤمنون بالغیب" اور دوسری قسم کا غیب' یہ خدا کا غیب ہے جس کو فرمایا۔"غیبہ" یہ غیب سوائے رسول کے اور کسی کو نہ دیا جائے گا' ہاں جس کو رسول علیہ السلام اپنے کرم سے بتا دیں اس کو حضور علیہ السلام کے ذریعہ سے ملے گا' یہ ہی اس آیت میں مراد ہے۔ کہ پروردگار عالم اپنا غیب اپنے خاص رسول کے سوا کسی کے قبضہ میں نہیں دیتا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے خاص اپنا غیب عطا فرمایا۔(تفسیر کبیر اور تفسیر بیضاوی اور روح البیان)

YouTube Dyobandi VS Brailvi

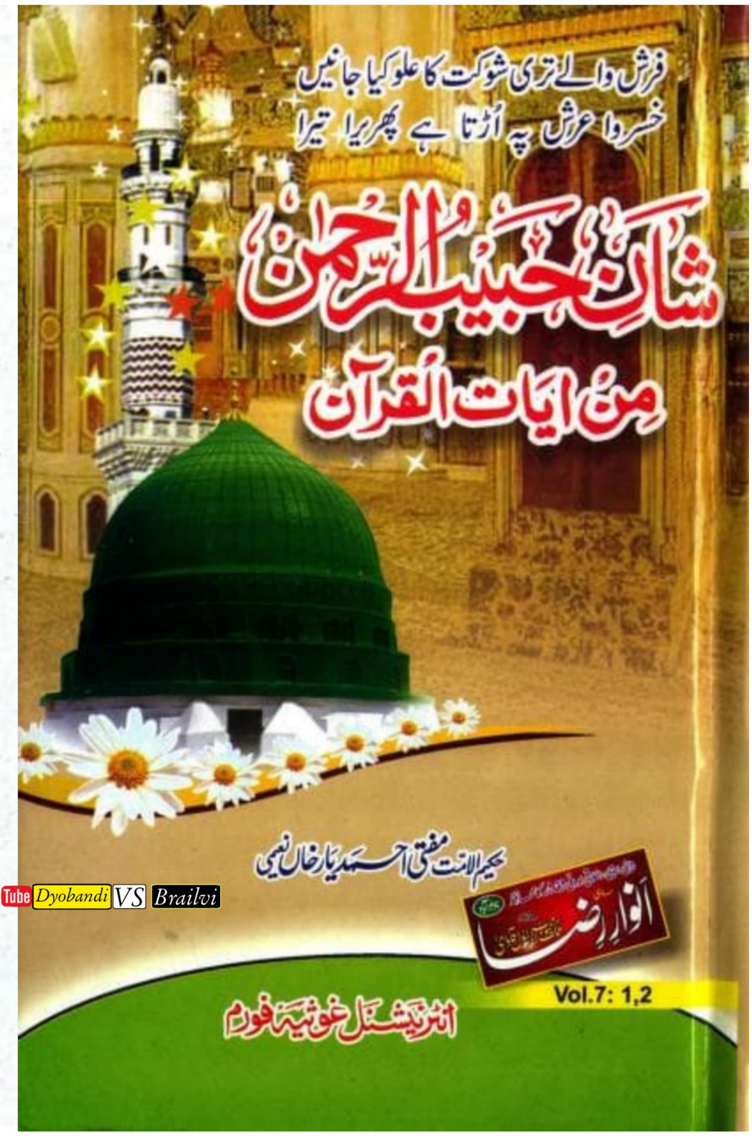

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
شانِ حبیب الرحمٰن
من آیات القرآن
حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی
انوارِ رضا
Vol.7: 1,2
انٹرنیشنل غوثیہ فورم

سے نرمی کرنا اور مسلمانوں سے دشمنی کرنا، یہ اخلاق ہیں۔ اگر بدمذہب پر سختی کرنا اسلامی اخلاق ہیں، تو جملہ پھر کس پر کیا گیا؟ سانپ کو مار ڈالنا اور کھیت میں سے گھاس کو نکال دینا ہی بہتر ہے۔

آیت ۸۷۔ "عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ" (پارہ ۲۹، سورہ جن، رکوع ۲) غیب کا جاننے والا ہے، اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور علیہ السلام کی نعت پاک ہے، اور حضور علیہ السلام کے علم غیب کو بیان فرما رہی ہے۔ اس میں ارشاد فرمایا گیا کہ پروردگار عالم غیب کا جاننے والا ہے، اور اپنے خاص غیب پر کسی کو قبضہ نہیں دیتا سوائے اپنے خاص پیغمبر کے۔

اس آیت میں دو چیزیں قابل لحاظ ہیں۔ ایک تو خدا کا خاص غیب اور ایک تسلط دینا۔ غیب اس کو کہتے ہیں جو آنکھ، کان، ناک وغیرہ حواس سے نہ معلوم ہو سکے اور نہ عقل میں فوراً آ سکے، جیسے جنت و دوزخ وغیرہ۔ اب ہمارے لئے بمبئی اور کلکتہ وغیرہ کا علم علم غیب نہیں کیونکہ آج جا کر دیکھ سکتے ہیں اور ہزارہا آدمیوں نے ہم کو خبر دی کہ وہ دنیا میں دو شہر ہیں لہٰذا یہ غیب نہیں، غیب دو طرح کا ہے ایک تو وہ جس کو دلیل وغیرہ سے معلوم کر سکیں، جیسے خدا کی صفات اور خدائے پاک کا ہونا، دوسرے وہ جس کو دلیل وغیرہ سے بھی معلوم نہ کر سکیں۔ پہلی قسم کا غیب تو رسولوں کے سوا اوروں کو بھی عطا ہو جاتا ہے، جیسے قرآن میں فرمایا۔ "یؤمنون بالغیب" اور دوسری قسم کا غیب، یہ خدا کا غیب ہے جس کو فرمایا۔ "غیبہ" یہ غیب سوائے رسول کے اور کسی کو نہ دیا جائے گا، ہاں جس کو رسول علیہ السلام اپنے کرم سے بتا دیں اس کو حضور علیہ السلام کے ذریعہ سے ملے گا، یہ ہی اس آیت میں مراد ہے۔ کہ پروردگار عالم اپنا غیب اپنے خاص رسول کے سوا کسی کے قبضہ میں نہیں دیتا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے خاص اپنا غیب عطا فرمایا۔ (تفسیر کبیر اور تفسیر بیضاوی اور روح البیان)

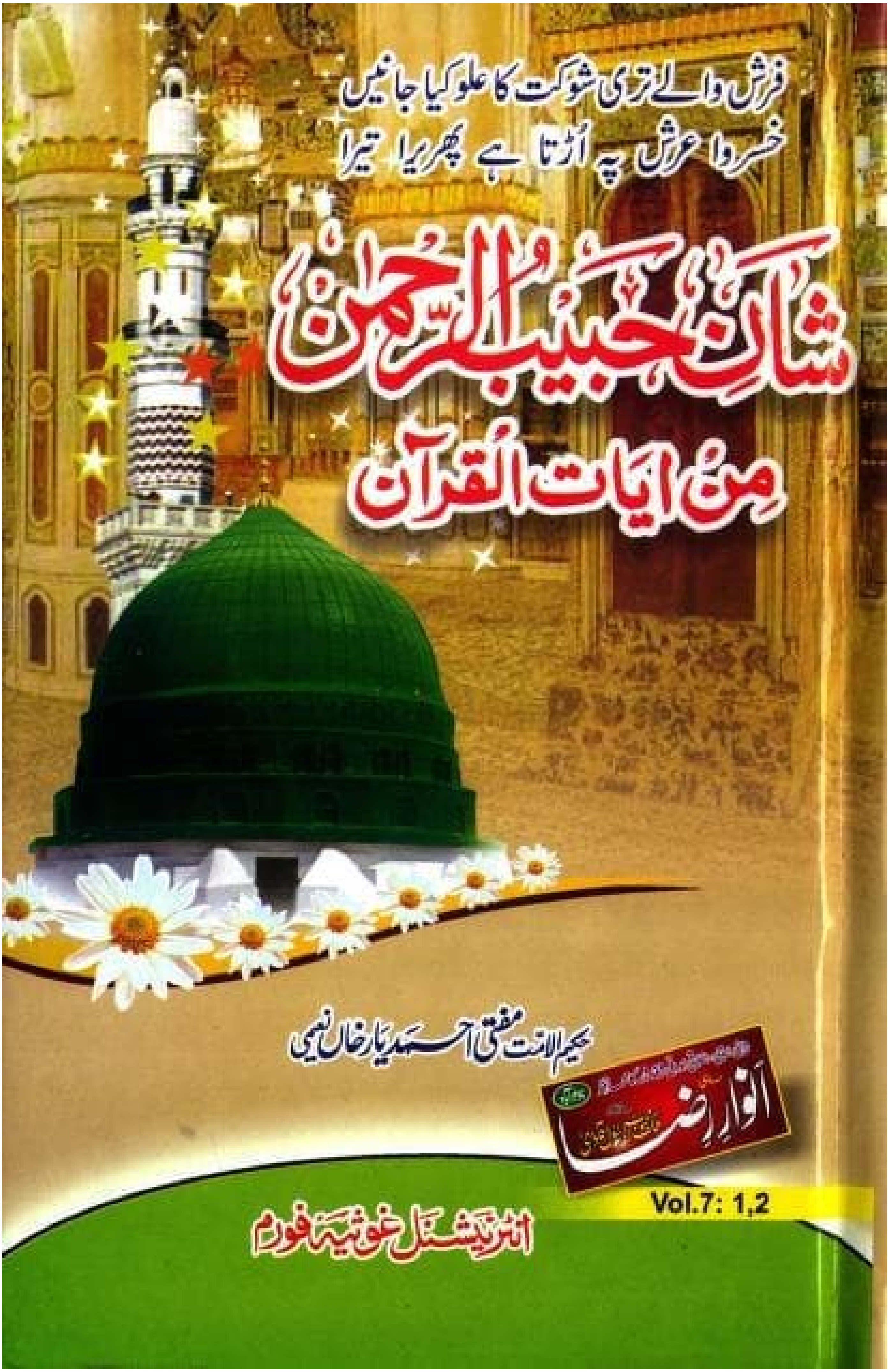

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

شانِ حبیب الرحمٰن
مِنْ آیاتِ القرآن

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی

انوار رضا

Vol.7: 1,2

انٹرنیشنل غوثیہ فورم

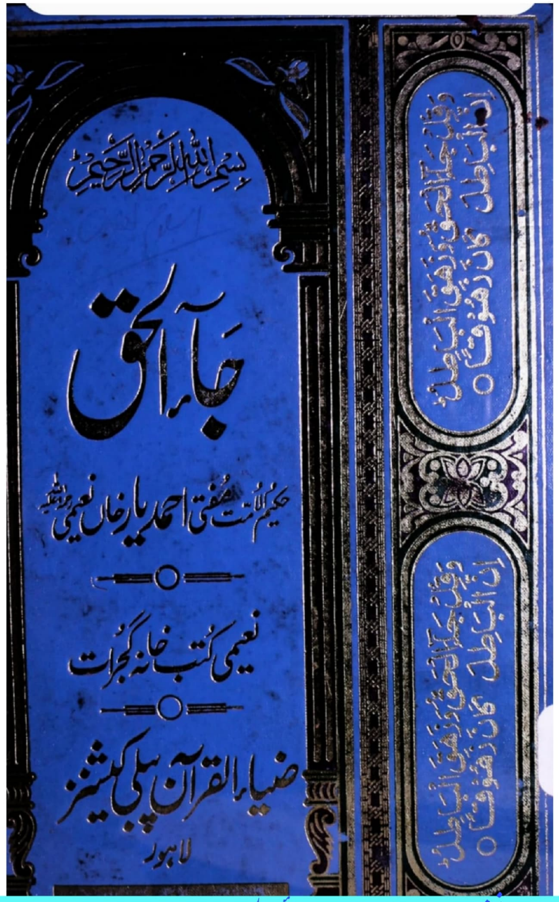
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
جاء الحق
حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی
نعیمی کتب خانہ گجرات
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور
وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

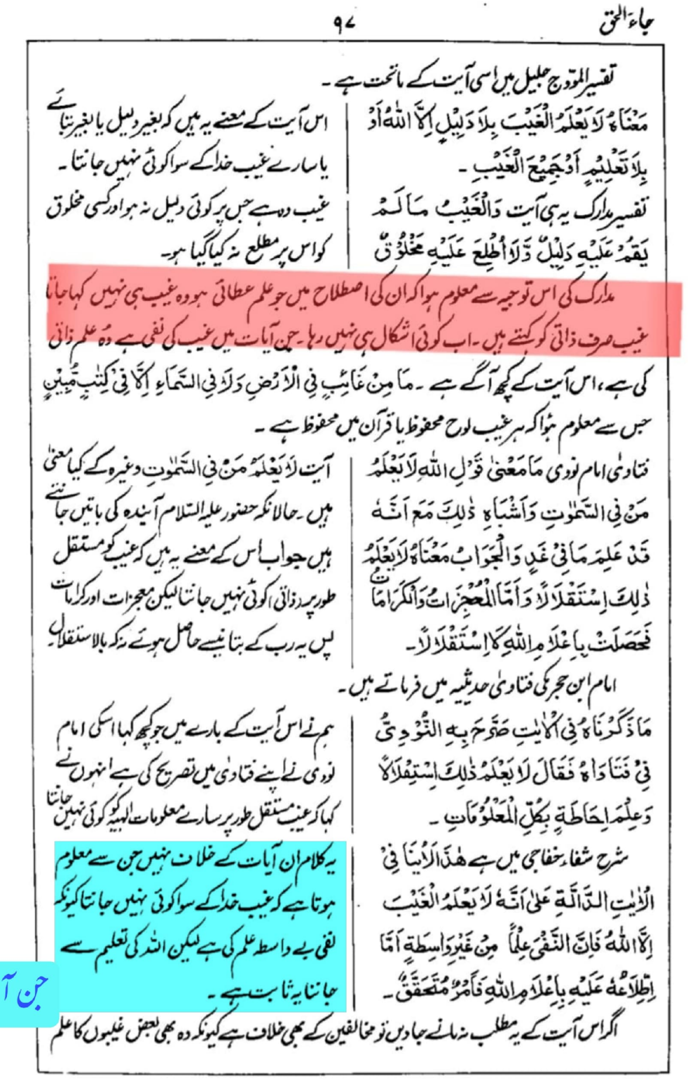

تفسیر المودج جلیل میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

مَعْنَاهُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ بِلَا دَلِيْلٍ اِلَّا اللّٰهُ اَوْ بِلَا تَعْلِيْمٍ اَوْ جَمِيْعَ الْغَيْبِ۔

اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ بغیر دلیل یا بغیر بتائے یا سارے غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

تفسیر مدارک یہ ہی آیت وَالْغَيْبُ مَا لَمْ يَقُمْ عَلَيْهِ دَلِيْلٌ وَلَا اُطْلِعَ عَلَيْهِ مَخْلُوْقٌ

غیب وہ ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور کسی مخلوق کو اس پر مطلع نہ کیا گیا ہو۔

مدارک کی اس توجیہ سے معلوم ہوا کہ ان کی اصطلاح میں جو علم عطائی ہو وہ غیب ہی نہیں کہا جاتا غیب صرف ذاتی کو کہتے ہیں۔ اب کوئی اشکال ہی نہیں رہا۔ جن آیات میں غیب کی نفی ہے وہ علم ذاتی کی ہے، اس آیت کے کچھ آگے ہے۔ مَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ جس سے معلوم ہوا کہ ہر غیب لوح محفوظ یا قرآن میں محفوظ ہے۔

فتاویٰ امام نووی مَا مَعْنٰى قَوْلِ اللّٰهِ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ مَعَ اَنَّهٗ قَدْ عَلِمَ مَا فِيْ غَدٍ وَالْجَوَابُ مَعْنَاهُ لَا يَعْلَمُ ذٰلِكَ اِسْتِقْلَالًا وَاَمَّا الْمُعْجِزَاتُ وَالْكَرَامَاتُ فَحَصَلَتْ بِاِعْلَامِ اللّٰهِ لَا اِسْتِقْلَالًا۔

آیت لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وغیرہ کے کیا معنی ہیں۔ حالانکہ حضور علیہ السلام آئندہ کی باتیں جانتے ہیں جواب اس کے معنے یہ ہیں کہ غیب کو مستقل طور پر ذاتی کوئی نہیں جانتا لیکن معجزات اور کرامات پس یہ رب کے بتانے سے حاصل ہوئے نہ کہ بالاستقلال۔

امام ابن حجر مکی فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں۔

مَا ذَكَرْنَاهُ فِي الْاٰيَةِ صَرَّحَ بِهِ النَّوَوِيُّ فِيْ فَتَاوَاهُ فَقَالَ لَا يَعْلَمُ ذٰلِكَ اِسْتِقْلَالًا وَعِلْمَ اِحَاطَةٍ بِكُلِّ الْمَعْلُوْمَاتِ۔

ہم نے اس آیت کے بارے میں جو کچھ کہا اسکی امام نووی نے اپنے فتاویٰ میں تصریح کی ہے انہوں نے کہا کہ غیب مستقل طور پر سارے معلومات الہیہ کو کوئی نہیں جانتا

شرح شفاء خفاجی میں ہے هٰذَا لَا يُنَافِيْ الْاٰيٰتِ الدَّالَّةِ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّ النَّفْيَ عِلْمًا مِنْ غَيْرِ وَاسِطَةٍ اَمَّا اِطِّلَاعُهٗ عَلَيْهِ بِاِعْلَامِ اللّٰهِ فَاَمْرٌ مُتَحَقِّقٌ۔

یہ کلام ان آیات کے خلاف نہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کیونکہ نفی بے واسطہ علم کی ہے لیکن اللہ کی تعلیم سے جاننا یہ ثابت ہے۔

اگر اس آیت کے یہ مطلب نہ مانے جاویں تو مخالفین کے بھی خلاف ہے کیونکہ وہ بھی بعض غیبوں کا علم

جن آیات میں نفی ہے ان کا بھی عطائی علم کا عقیدہ (برابری کا عقیدہ)

تفسیر المودوج جلیل میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

مَعْنَاہُ لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ بِلَا دَلِیْلٍ اِلَّا اللّٰہُ اَوْ بِلَا تَعْلِیْمٍ اَوْ جَمِیْعَ الْغَیْبِ۔

اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ بغیر دلیل یا بغیر بتائے یا سارے غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

تفسیر مدارک یہ ہی آیت وَالْغَیْبُ مَا لَمْ یَقُمْ عَلَیْہِ دَلِیْلٌ وَلَا اُطْلِعَ عَلَیْہِ مَخْلُوْقٌ

غیب وہ ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور کسی مخلوق کو اس پر مطلع نہ کیا گیا ہو۔

مدارک کی اس توجیہ سے معلوم ہوا کہ ان کی اصطلاح میں جو علم عطائی ہو وہ غیب ہی نہیں کہا جاتا غیب صرف ذاتی کو کہتے ہیں۔ اب کوئی اشکال ہی نہیں رہا۔ جن آیات میں غیب کی نفی ہے وہ علم ذاتی کی ہے، اس آیت کے کچھ آگے ہے۔ مَا مِنْ غَائِبٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ جس سے معلوم ہوا کہ ہر غیب لوح محفوظ یا قرآن میں محفوظ ہے۔

فتاویٰ امام نووی مَا مَعْنٰی قَوْلِ اللّٰہِ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَاَشْبَاہِ ذٰلِکَ مَعَ اَنَّہٗ قَدْ عَلِمَ مَا فِیْ غَدٍ وَالْجَوَابُ مَعْنَاہُ لَا یَعْلَمُ ذٰلِکَ اِسْتِقْلَالًا وَاَمَّا الْمُعْجِزَاتُ وَالْکَرَامَاتُ فَحَصَلَتْ بِاِعْلَامِ اللّٰہِ لَا اِسْتِقْلَالًا۔

آیت لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وغیرہ کے کیا معنٰی ہیں۔ حالانکہ حضور علیہ السلام آیندہ کی باتیں جانتے ہیں جواب اس کے معنے یہ ہیں کہ غیب کو مستقل طور پر (ذاتی) کوئی نہیں جانتا لیکن معجزات اور کرامات پس یہ رب کے بتانے سے حاصل ہوئے نہ کہ بالاستقلال۔

امام ابن حجر مکی فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں۔

مَا ذَکَرْنَاہُ فِی الْاٰیٰتِ صَرَّحَ بِہِ النَّوَوِیُّ فِیْ فَتَاوَاہُ فَقَالَ لَا یَعْلَمُ ذٰلِکَ اِسْتِقْلَالًا وَعِلْمَ اِحَاطَۃٍ بِکُلِّ الْمَعْلُوْمَاتِ۔

ہم نے اس آیت کے بارے میں جو کچھ کہا اسکی امام نووی نے اپنے فتاویٰ میں تصریح کی ہے انہوں نے کہا کہ غیب مستقل طور پر سارے معلومات الٰہیہ کو کوئی نہیں جانتا

شرح شفاء خفاجی میں ہے ھٰذَا لَا یُنَافِی الْاٰیٰتِ الدَّالَّۃِ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ فَاِنَّ الْمَنْفِیَّ عِلْمًا مِنْ غَیْرِ وَاسِطَۃٍ اَمَّا اِطِّلَاعُہٗ عَلَیْہِ بِاِعْلَامِ اللّٰہِ فَاَمْرٌ مُّتَحَقِّقٌ۔

یہ کلام ان آیات کے خلاف نہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کیونکہ نفی بے واسطہ علم کی ہے لیکن اللہ کی تعلیم سے جاننا یہ ثابت ہے۔

اگر اس آیت کے یہ مطلب نہ مانے جاویں تو مخالفین کے بھی خلاف ہے کیونکہ وہ بھی بعض غیبوں کا علم

Marfat.com

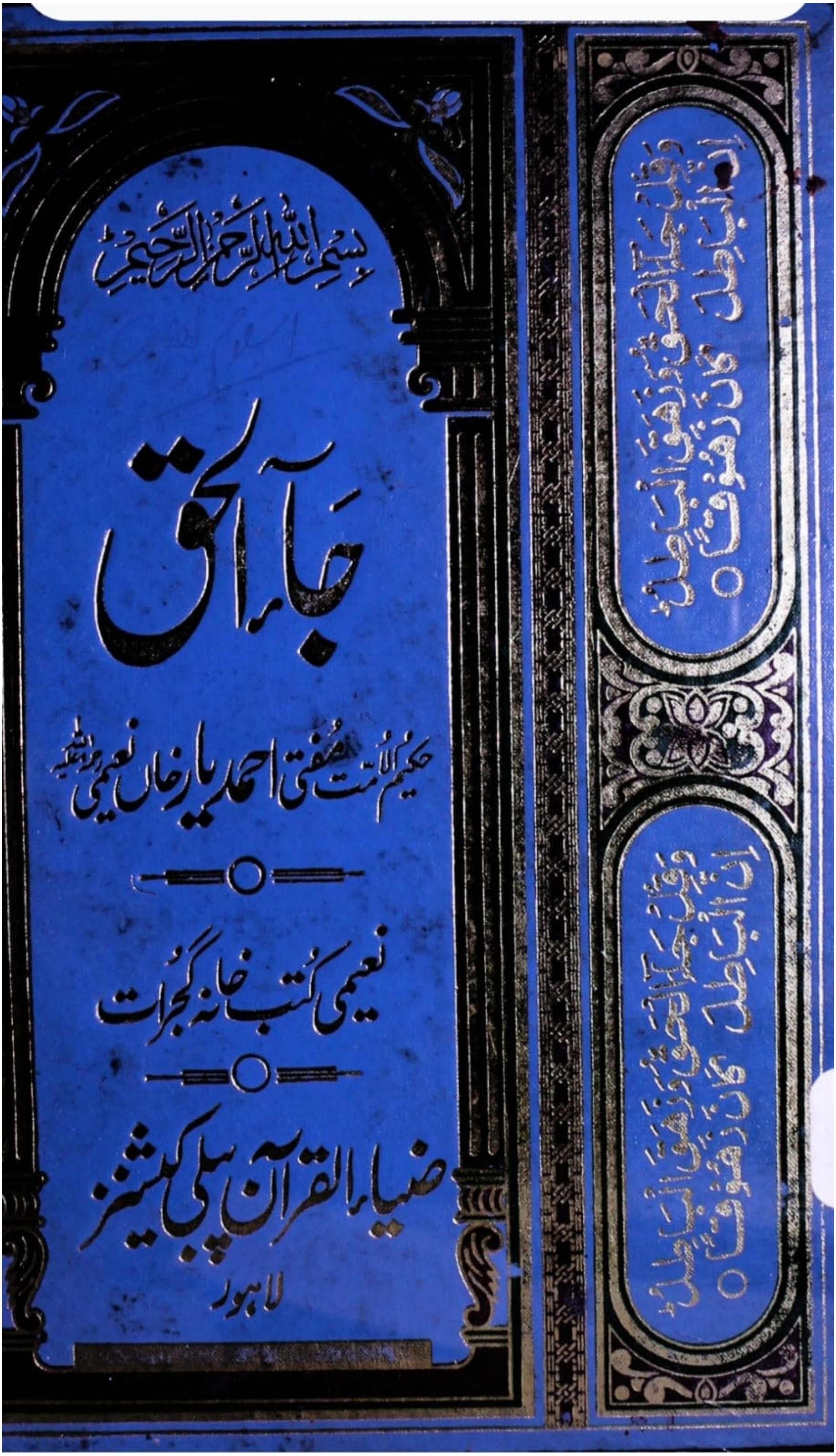

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاء الحق

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

نعیمی کتب خانہ گجرات

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور

وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا ٥

وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا ٥

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کے علم میں برابری کا عقیدہ

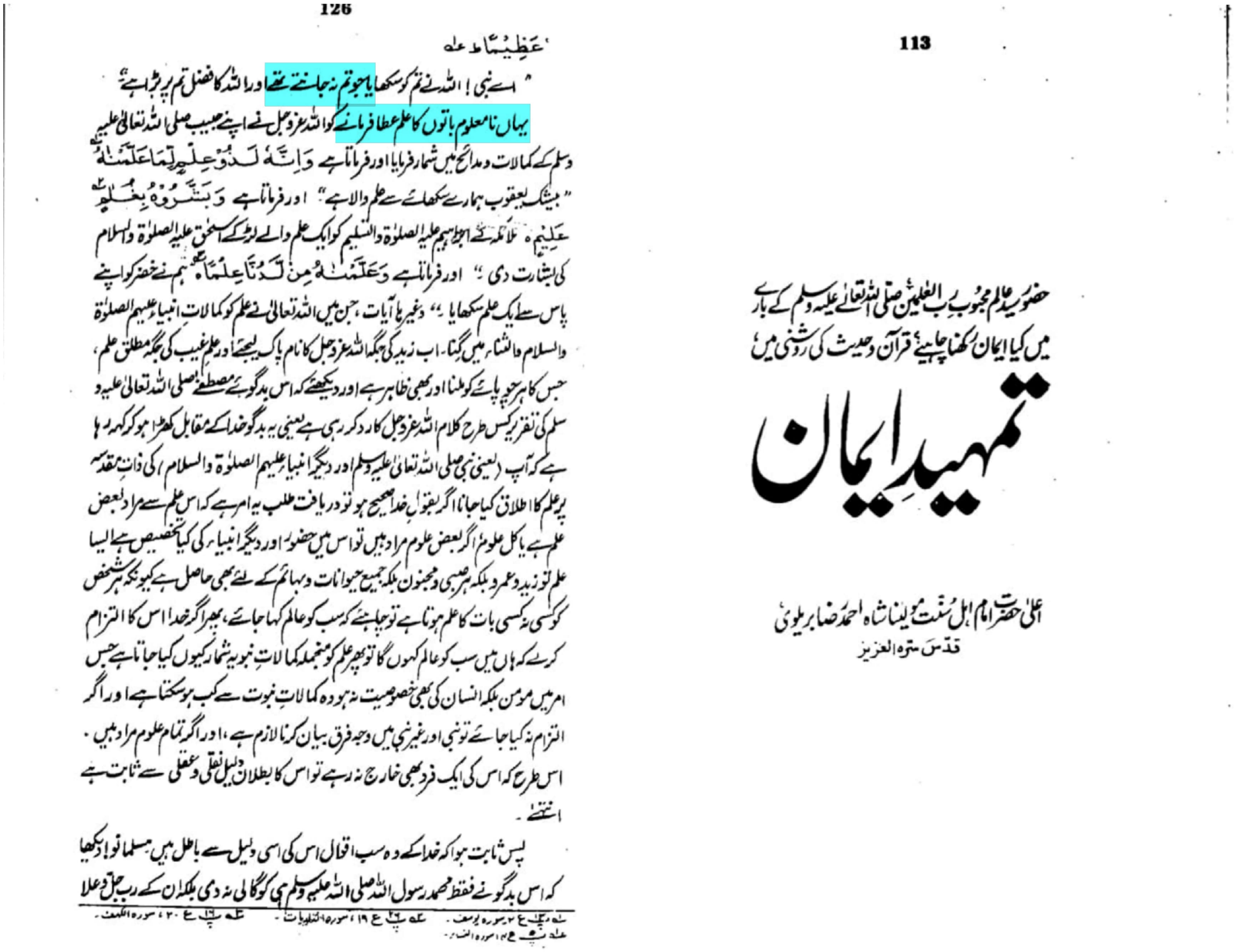

حضور سید عالم محبوب رب العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے
میں کیا ایمان رکھنا چاہیئے؛ قرآن و حدیث کی روشنی میں؛

تمہیدِ ایمان

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولینا شاہ احمد رضا بریلوی
قدس سرہ العزیز

عَظِيْمًا ط [1]

"اے نبی! اللہ نے تم کو سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے" یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات و مدائح میں شمار فرمایا اور فرماتا ہے وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ [2] "بیشک یعقوب ہمارے سکھائے سے علم والا ہے" اور فرماتا ہے وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ [3] "ملائکہ نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو ایک علم والے لڑکے اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت دی" اور فرماتا ہے وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ [4] "ہم نے خضر کو اپنے پاس سے ایک علم سکھایا" وغیرہا آیات، جن میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کمالاتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام والثناء میں گنا۔ اب زید کی جگہ اللہ عزوجل کا نام پاک لیجئے اور علم غیب کی جگہ مطلق علم، جس کا ہر چوپائے کو ملنا اور بھی ظاہر ہے اور دیکھئے کہ اس بدگوئے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریر کس طرح کلام اللہ عزوجل کا رد کر رہی ہے یعنی یہ بدگو خدا کے مقابل کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے کہ آپ (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام) کی ذاتِ مقدسہ پر علم کا اطلاق کیا جانا اگر بقولِ خدا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علوم، اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں حضور اور دیگر انبیاء کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم کہا جائے، پھر اگر خدا اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم کہوں گا تو پھر علم کو منجملہ کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا لازم ہے، اور اگر تمام علوم مراد ہیں۔ اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے انتہٰی۔

پس ثابت ہوا کہ خدا کے وہ سب اقوال اس کی اسی دلیل سے باطل ہیں۔ مسلمانو! دیکھا کہ اس بدگو نے فقط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو گالی نہ دی بلکہ ان کے رب جل وعلا

---

[2] پ۱۳ ع ۲ سورہ یوسف۔ [3] پ۲۶ ع ۱۹ سورہ الذاریات۔ [4] پ۱۶ ع ۲۰ سورہ الکہف۔
[1] پ۵ ع ۱۴ سورہ النساء۔

عَظِیۡمًا ؕ [عہ]

" اے نبی! اللہ نے تم کو سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے۔"

یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات و مدائح میں شمار فرمایا اور فرماتا ہے وَاِنَّهٗ لَذُوۡ عِلۡمٍ لِّمَا عَلَّمۡنٰهُ [1] " بیشک یعقوب ہمارے سکھائے سے علم والا ہے۔" اور فرماتا ہے وَبَشَّرُوۡهُ بِغُلٰمٍ عَلِيۡمٍ ۞ [2] " ملائکہ نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو ایک علم والے لڑکے اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت دی۔" اور فرماتا ہے وَعَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا ۞ [3] " ہم نے خضر کو اپنے پاس سے ایک علم سکھایا۔" وغیرہا آیات، جن میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کمالاتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام والثناء میں گنا۔ اب زید کی جگہ اللہ عزوجل کا نام پاک لیجئے اور علمِ غیب کی جگہ مطلق علم، جس کا ہر جوپایے کو ملنا اور بھی ظاہر ہے اور دیکھئے کہ اس بدگوئے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریر کس طرح کلام اللہ عزوجل کا رد کر رہی ہے یعنی یہ بدگو خدا کے مقابل کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے کہ آپ (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام) کی ذاتِ مقدسہ پر علم کا اطلاق کیا جانا اگر بقولِ خدا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علوم، اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں حضور اور دیگر انبیاء کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم کہا جائے، پھر اگر خدا اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم کہوں گا تو پھر علم کو منجملہ کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا لازم ہے، اور اگر تمام علوم مراد ہیں۔ اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے انتھٰی۔

پس ثابت ہوا کہ خدا کے وہ سب اقوال اس کی اسی دلیل سے باطل ہیں۔ مسلمانو! دیکھا کہ اس بدگو نے فقط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو گالی نہ دی بلکہ ان کے رب جل و علا

---

[1] پ ۱۳ ع ۲، سورہ یوسف۔ [2] پ ۲۶ ع ۱۹، سورۃ الذٰریٰت۔ [3] پ ۱۶ ع ۲۰، سورہ الکہف۔

[عہ] پ ۵ ع ۱۴، سورہ النساء۔

Marfat.com

حضور سیدِ عالم محبوبِ ربِ العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے
میں کیا ایمان رکھنا چاہیے؛ قرآن و حدیث کی روشنی میں،

تمہیدِ ایمان

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت مولینا شاہ احمد رضا بریلوی
قدس سرہ العزیز

Marfat.com

علماء دیوبند کا یہ دعویٰ نیا نہیں بلکہ احمد رضا خان کے زمانے کا ہے

بریلوی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو برابر مانتے ہیں

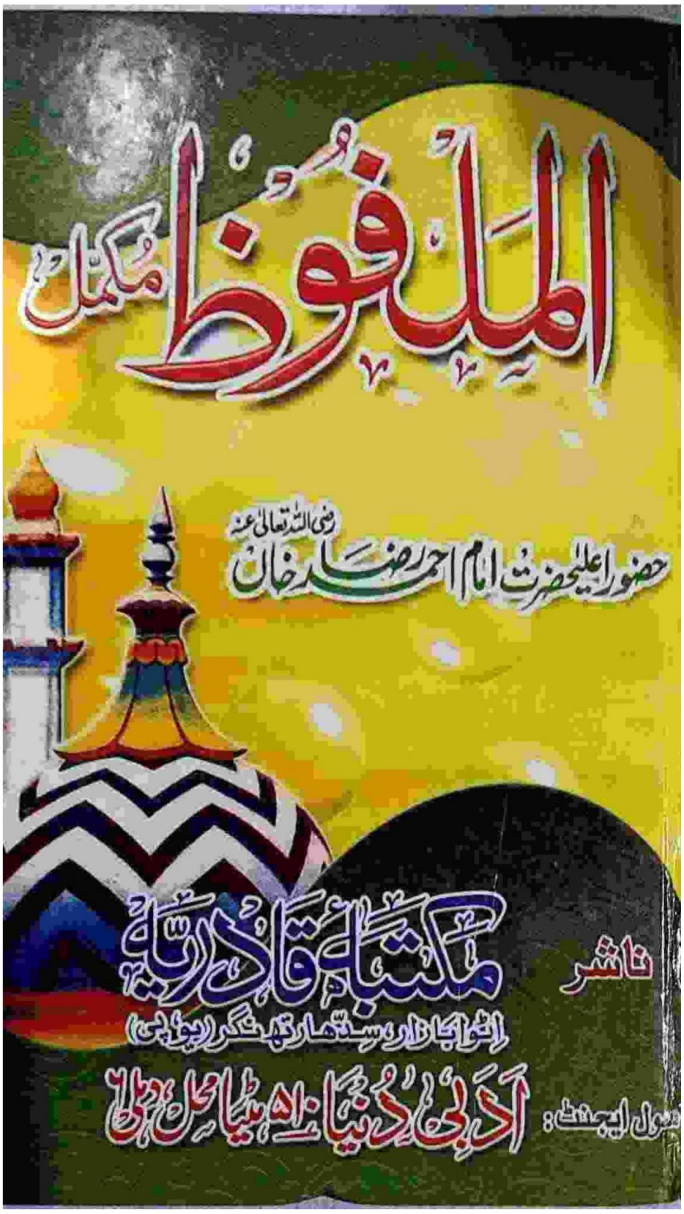
المَلفُوظ
مُکمّل
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضور اعلیحضرت امام احمد رضا خان
ناشر
مکتبۂ قادریہ
اٹوا بازار، سدھارتھ نگر (یوپی)
سول ایجنٹ :
ادبی دنیا ۵۱۰ مٹیا محل دہلی ۶

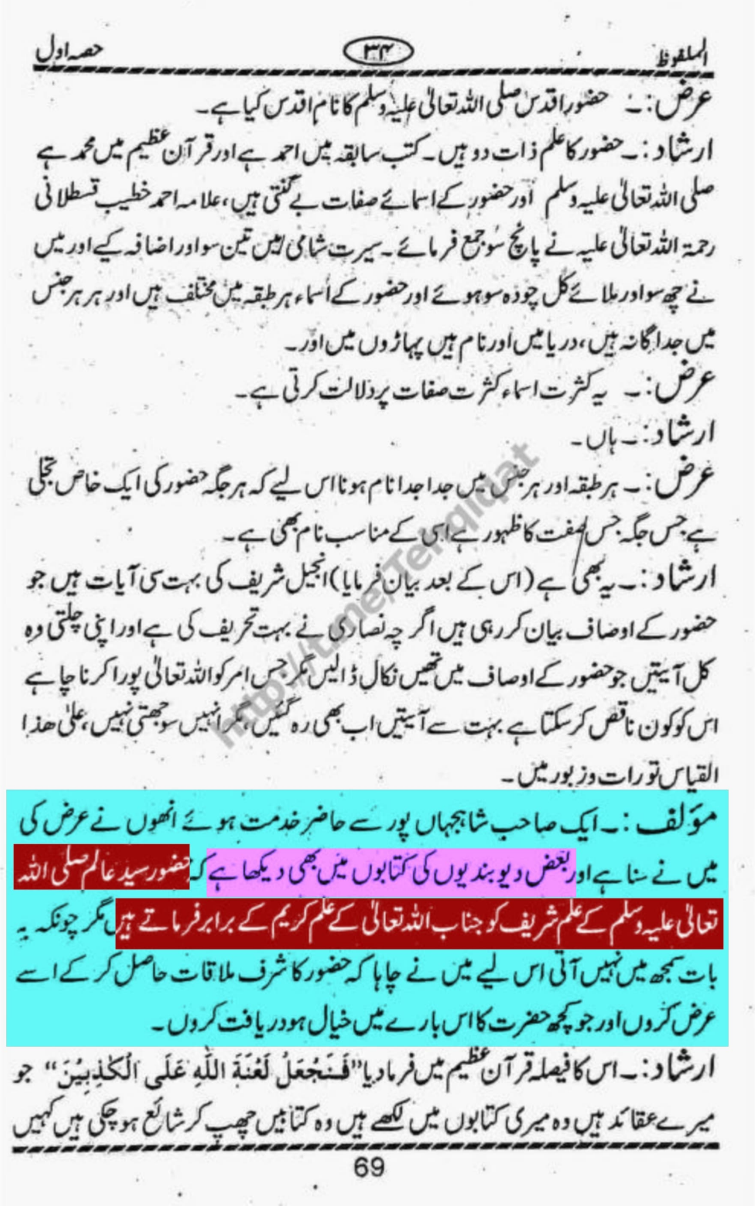

الملفوظ ۳۴ حصہ اول

عرض :۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اقدس کیا ہے۔

ارشاد :۔ حضور کا علم ذات دو ہیں۔ کتب سابقہ میں احمد ہے اور قرآن عظیم میں محمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اسمائے صفات بے گنتی ہیں، علامہ احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پانچ سو جمع فرمائے۔ سیرت شامی اپنی تین سو اور اضافہ کیے اور میں نے چھ سو اور ملائے کل چودہ سو ہوئے اور حضور کے اسماء ہر طبقہ میں مختلف ہیں اور ہر ہر جنس میں جداگانہ ہیں، دریا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں اور۔

عرض :۔ یہ کثرت اسماء کثرت صفات پر دلالت کرتی ہے۔

ارشاد :۔ ہاں۔

عرض :۔ ہر طبقہ اور ہر جنس میں جدا جدا نام ہونا اس لیے کہ ہر جگہ حضور کی ایک خاص تجلی ہے، جس جگہ جس صفت کا ظہور ہے اسی کے مناسب نام بھی ہے۔

ارشاد :۔ یہ بھی ہے (اس کے بعد بیان فرمایا) انجیل شریف کی بہت سی آیات ہیں جو حضور کے اوصاف بیان کر رہی ہیں اگرچہ نصاریٰ نے بہت تحریف کی ہے اور اپنی چلتی وہ کل آیتیں جو حضور کے اوصاف میں تھیں نکال ڈالیں مگر جس امر کو اللہ تعالیٰ پورا کرنا چاہے اس کو کون ناقص کر سکتا ہے۔ بہت سے آیتیں اب بھی رہ گئیں، مگر انہیں سوجھتی نہیں، علیٰ ھذا القیاس توراۃ وزبور میں۔

مؤلف :۔ ایک صاحب شاہجہاں پور سے حاضر خدمت ہوئے انھوں نے عرض کی میں نے سنا ہے اور بعض دیوبندیوں کی کتابوں میں بھی دیکھا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کو جناب اللہ تعالیٰ کے علم کریم کے برابر فرماتے ہیں مگر چونکہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی اس لیے میں نے چاہا کہ حضور کا شرف ملاقات حاصل کر کے اسے عرض کروں اور جو کچھ حضرت کا اس بارے میں خیال ہو دریافت کروں۔

ارشاد :۔ اس کا فیصلہ قرآن عظیم میں فرما دیا "فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ" جو میرے عقائد ہیں وہ میری کتابوں میں لکھے ہیں وہ کتابیں چھپ کر شائع ہو چکی ہیں کہیں

69

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کا کچھ نام ونشان ہو تو کوئی دکھا دے۔ ہم اہل سنت کا مسئلہ علم غیب میں یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو علم غیب (۱) عنایت فرمایا رب عزوجل فرماتا ہے۔ "وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ" یہ نبی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں، تفسیر معالم وتفسیر خازن میں ہے یعنی حضور کو علم غیب آتا ہے وہ تمہیں بھی تعلیم فرماتے ہیں، اور وہابیہ دیوبندیوں کا یہ خیال ہے کہ کسی غیب کا علم حضور کو نہیں۔ اپنے خاتمہ (۲) کا بھی علم نہیں دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں بلکہ حضور کے لیے علم غیب کا ماننا شرک ہے اور شیطان کی وسعت علم نص سے ثابت ہے اور اللہ کے دیے بھی حضور کو علم غیب حاصل نہیں ہو سکتا۔ برابری تو درکنار میں نے اپنی کتابوں میں تصریح کردی ہے کہ اگر تمام اولین وآخرین کا علم جمع کیا جائے تو اس علم کو علم الٰہی سے وہ نسبت ہرگز نہیں ہو سکتی جو ایک قطرہ کے کروڑویں حصہ کو کروڑ سمندر سے ہے، کہ یہ نسبت متناہی کی متناہی کے ساتھ ہے، اور وہ غیر متناہی، متناہی کو غیر متناہی سے کیا نسبت ہو سکتی ہے۔

http://t.me/Tehqiqat

عرض:۔ صدقہ کا جانور بلا ذبح کیے کسی مصرف صدقہ کو دے دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد:۔ اگر صدقہ واجبہ ہے اور وجوب خاص ذبح کا ہے تو بے ذبح ادا نہ ہوگا مگر اس حالت میں کہ ذبح کے لیے وقت معین تھا جیسے قربانی کے لیے ذی الحجہ کی دسویں، گیارہویں بارہویں اور وہ وقت نکل گیا تو اب زندہ تصدق کیا جائے گا۔

عرض:۔ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں، باپ، نانا، نانی، دادا، دادی، ماموں، چچا وغیرہ

---

(۱) قرآن کریم کی بکثرت آیات کریمہ مثل وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیماً۔ اور بہت احادیث شریفہ مثلاً فتجلی لی کل شیء وعرفت نیز کثیر اقوال ائمہ سے آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہے کہ حضور کو علم غیب عنایت ہوا۔ تفصیل کے لیے خالص الاعتقاد، انباء المصطفٰے، الدولۃ المکیۃ، مالی الحبیب وغیرہا رسائل شریفہ امام اہل سنت مجدد المأۃ الحاضرۃ دامت برکاتہم نیز وقعات السنان وادخال السنان وقصیدہ مبارکہ الاستمداد علی اجیال الارتداد ملاحظہ ہوں ۱۲ مؤلف غفرلہ۔

(۲) حضور کو معاذ اللہ اپنے خاتمہ کا بھی علم نہیں اور دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں، اور حضور کے لیے علم غیب ماننا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے اور شیطان کا علم وسیع ہے۔ اپنے خاتمہ کا علم نہ ہونا دہلی کے ایک وہابی نے کہا تھا باقی سب کفریات براہین قاطعہ میں ہیں ۱۲۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرض:۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اقدس کیا ہے۔

ارشاد:۔ حضور کا علم ذات دو ہیں۔ کتب سابقہ میں احمد ہے اور قرآن عظیم میں محمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اسمائے صفات بے گنتی ہیں، علامہ احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پانچ سو جمع فرمائے۔ سیرت شامی میں تین سو اور اضافہ کیے اور میں نے چھ سو اور ملائے کل چودہ سو ہوئے اور حضور کے اسماء ہر طبقہ میں مختلف ہیں اور ہر ہر جنس میں جداگانہ ہیں، دریا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں اور۔

عرض:۔ یہ کثرت اسماء کثرت صفات پر دلالت کرتی ہے۔

ارشاد:۔ ہاں۔

عرض:۔ ہر طبقہ اور ہر جنس میں جدا جدا نام ہونا اس لیے کہ ہر جگہ حضور کی ایک خاص تجلی ہے جس جگہ جس صفت کا ظہور ہے اسی کے مناسب نام بھی ہے۔

ارشاد:۔ یہ بھی ہے (اس کے بعد بیان فرمایا) انجیل شریف کی بہت سی آیات ہیں جو حضور کے اوصاف بیان کر رہی ہیں اگر چہ نصاریٰ نے بہت تحریف کی ہے اور اپنی چلتی وہ کل آیتیں جو حضور کے اوصاف میں تھیں نکال ڈالیں مگر جس امر کو اللہ تعالیٰ پورا کرنا چاہے اس کو کون ناقص کر سکتا ہے۔ بہت سے آیتیں اب بھی رہ گئیں مگر انہیں سوجھتی نہیں، علیٰ ھذا القیاس توریت و زبور میں۔

مؤلف:۔ ایک صاحب شاہجہاں پور سے حاضر خدمت ہوئے انھوں نے عرض کی میں نے سنا ہے اور بعض دیوبندیوں کی کتابوں میں بھی دیکھا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کو جناب اللہ تعالیٰ کے علم کریم کے برابر فرماتے ہیں مگر چونکہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی اس لیے میں نے چاہا کہ حضور کا شرف ملاقات حاصل کر کے اسے عرض کروں اور جو کچھ حضرت کا اس بارے میں خیال ہو دریافت کروں۔

ارشاد:۔ اس کا فیصلہ قرآن عظیم میں فرما دیا "فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِیْنَ" جو میرے عقائد ہیں وہ میری کتابوں میں لکھے ہیں وہ کتابیں چھپ کر شائع ہو چکی ہیں کہیں

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

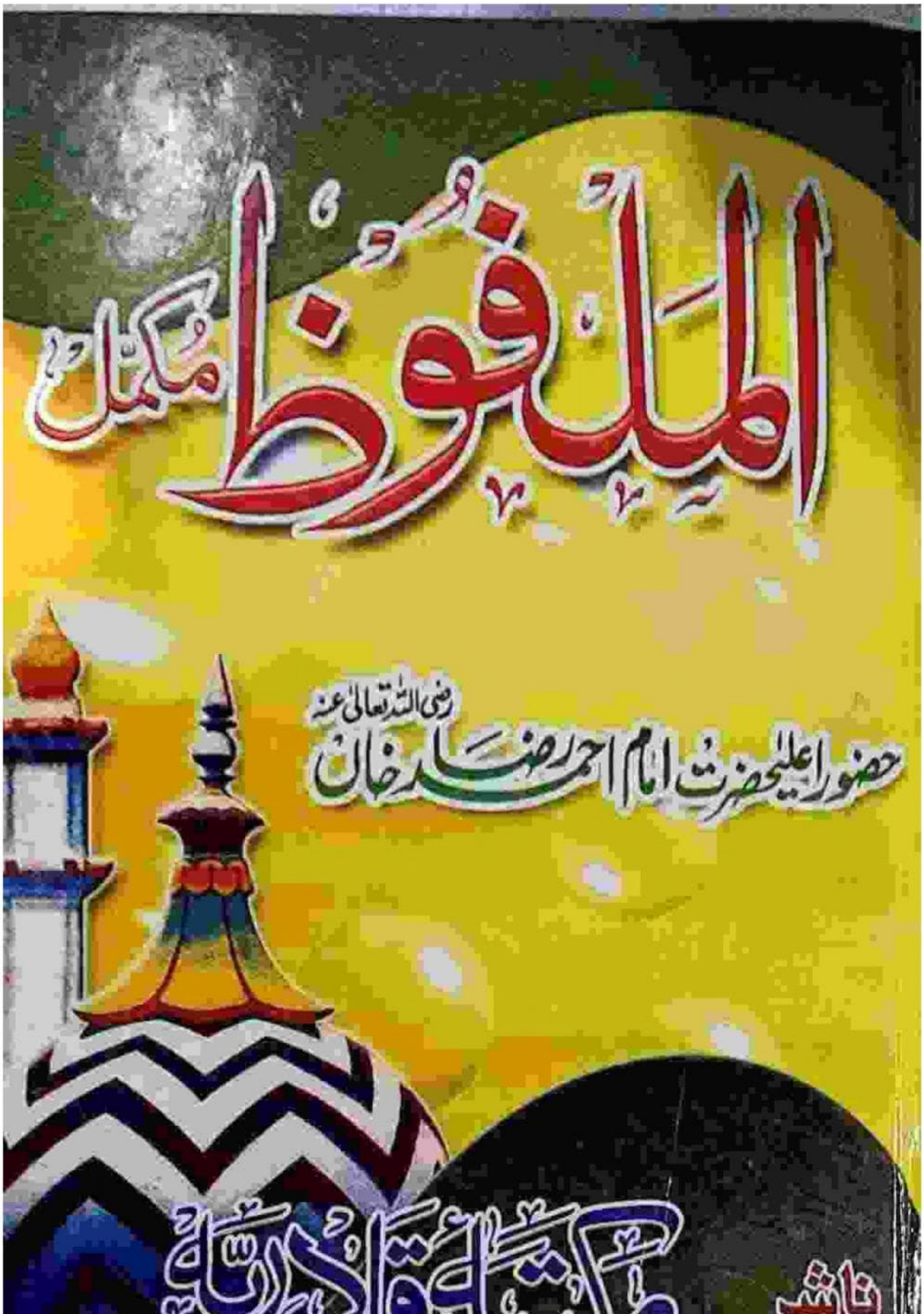

الملفوظ مکمل

رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضور اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان

ناشر
مکتبۂ قادریہ
اٹوا بازار، سدھارتھ نگر (یوپی)

سول ایجنٹ: ادبی دنیا ۵۱۰ مٹیا محل دہلی ٦

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

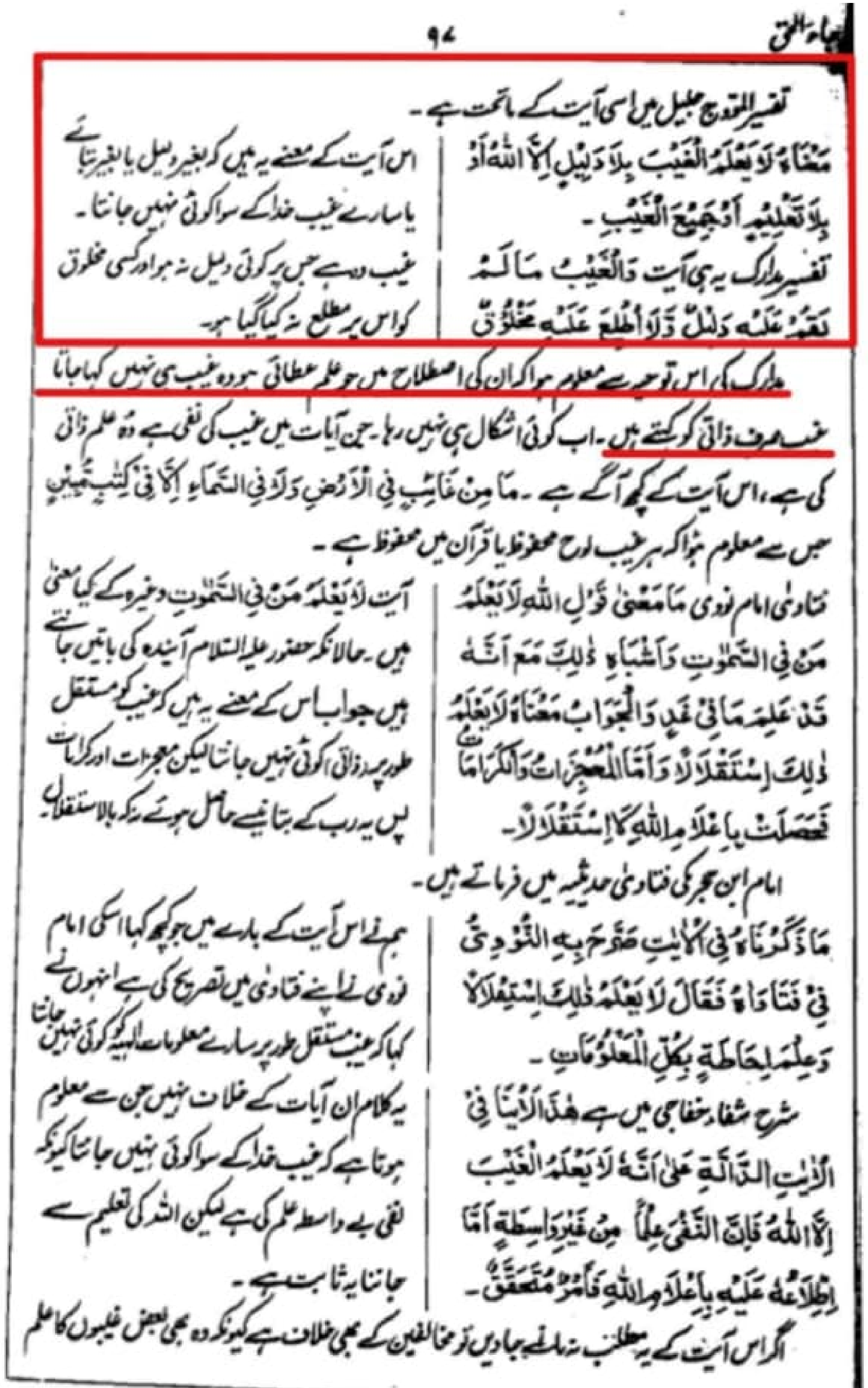

تفسیر المتوج جلیل میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

مَعْنَاهُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ بِلَا دَلِيْلٍ اِلَّا اللّٰهُ اَوْ بِلَا تَعْلِيْمٍ اَوْ جَمِيْعَ الْغَيْبِ۔	اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ بغیر دلیل یا بغیر بتائے یا سارے غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔
تفسیر مدارک یہی آیت وَالْغَيْبُ مَا لَمْ يَقُمْ عَلَيْهِ دَلِيْلٌ وَلَا اَطْلَعَ عَلَيْهِ مَخْلُوْقٌ	غیب وہ ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور کسی مخلوق کو اس پر مطلع نہ کیا گیا ہو۔

مدارک کی اس توجیہ سے معلوم ہوا کہ ان کی اصطلاح میں جو علم عطائی ہو وہ غیب ہی نہیں کہا جاتا غیب صرف ذاتی کو کہتے ہیں۔ اب کوئی اشکال ہی نہیں رہا۔ جن آیات میں غیب کی نفی ہے وہ علم ذاتی کی ہے۔ اس آیت کے کچھ آگے ہے۔ مَا مِنْ غَآئِبٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ جس سے معلوم ہوا کہ ہر غیب لوح محفوظ یا قرآن میں محفوظ ہے۔

فتاویٰ امام نووی مَا مَعْنٰى قَوْلِ اللّٰهِ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَاَشْبَاهِهٖ ذٰلِكَ مَعَ اَنَّهٗ قَدْ عَلِمَ مَا فِيْ غَدٍ وَالْجَوَابُ مَعْنَاهُ لَا يَعْلَمُهٗ ذٰلِكَ اِسْتِقْلَالًا وَاَمَّا الْمُعْجِزَاتُ وَالْكَرَامَاتُ فَحَصَلَتْ بِاِعْلَامِ اللّٰهِ لَا اِسْتِقْلَالًا۔	آیت لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وغیرہ کے کیا معنی ہیں۔ حالانکہ حضور علیہ السلام آیندہ کی باتیں جانتے ہیں جواب اس کے معنے یہ ہیں کہ غیب کو مستقل طور پر ذاتی کوئی نہیں جانتا لیکن معجزات اور کرامات پس یہ رب کے بتانے سے حاصل ہوئے نہ کہ بالاستقلال۔

امام ابن حجر مکی فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں۔

مَا ذَكَرْنَاهُ فِي الْاٰيَةِ صَرَّحَ بِهِ النَّوَوِيُّ فِيْ فَتَاوَاهُ فَقَالَ لَا يَعْلَمُ ذٰلِكَ اِسْتِقْلَالًا وَعِلْمَ اِحَاطَةٍ بِكُلِّ الْمَعْلُوْمَاتِ۔	ہم نے اس آیت کے بارے میں جو کچھ کہا اسکی امام نووی نے اپنے فتاویٰ میں تصریح کی ہے انہوں نے کہا کہ غیب مستقل طور پر سارے معلومات الٰہیہ کو کوئی نہیں جانتا
شرح شفاء خفاجی میں ہے هٰذَا لَا يُنَافِي الْاٰيٰتِ الدَّآلَّةَ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّ الْمَنْفِيَّ عِلْمُهٗ مِنْ غَيْرِ وَاسِطَةٍ اَمَّا اِطِّلَاعُهٗ عَلَيْهِ بِاِعْلَامِ اللّٰهِ فَاَمْرٌ مُّتَحَقِّقٌ۔	یہ کلام ان آیات کے خلاف نہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کیونکہ نفی بے واسطہ علم کی ہے لیکن اللہ کی تعلیم سے جاننا یہ ثابت ہے۔

اگر اس آیت کے یہ مطلب نہ مانے جاویں تو مخالفین کے بھی خلاف ہے کیونکہ وہ بھی بعض غیبوں کا علم

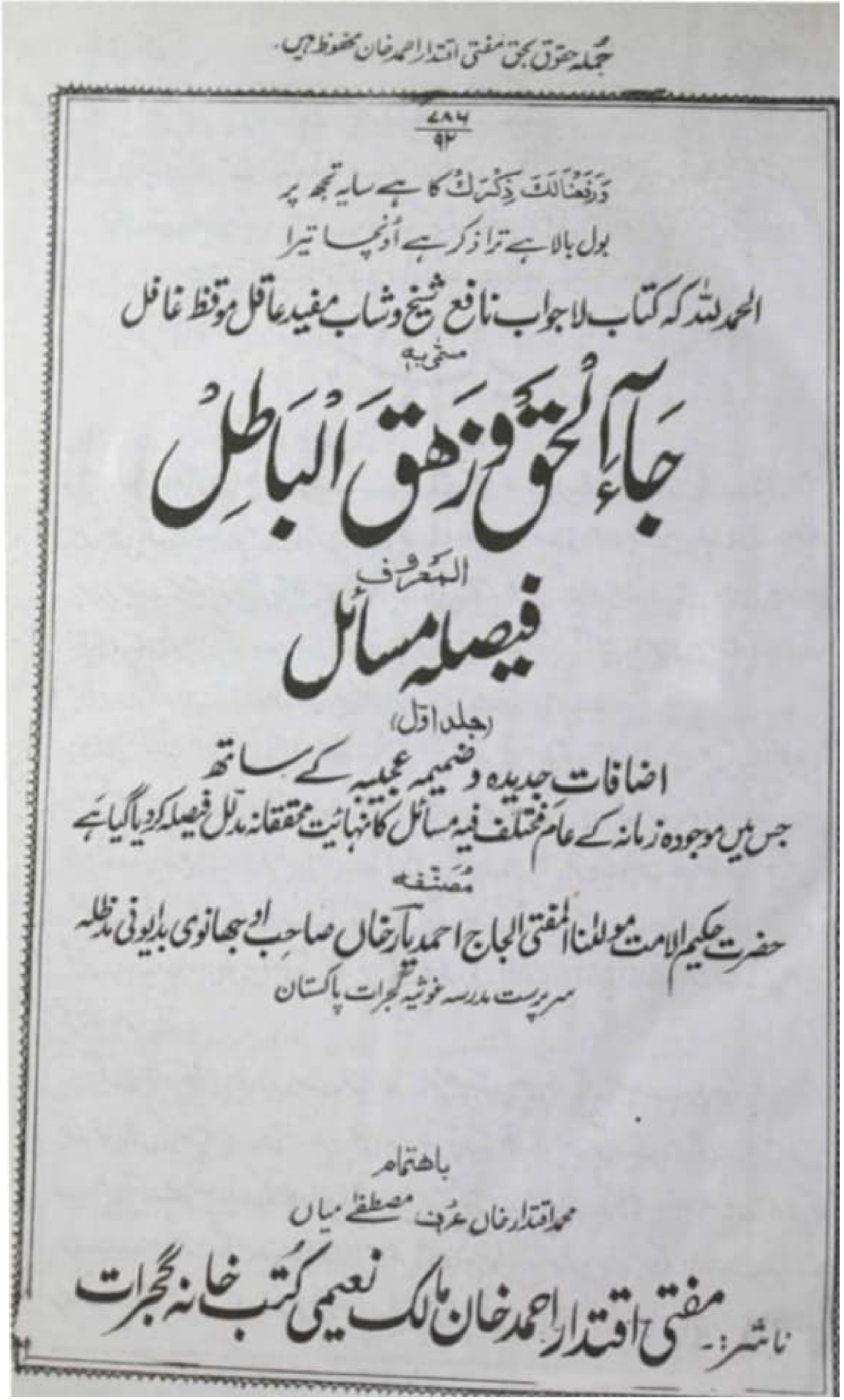

جملہ حقوق بحق مفتی اقتدار احمد خان محفوظ ہیں۔

۴۸۶
۹۲

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ و شاب مفید عاقل موقظ غافل
مسمّٰی بہ

جاء الحق وزھق الباطل

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اول)

اضافات جدیدہ و ضمیمہ عجیبہ کے ساتھ
جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت محققانہ مدلل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مصنفہ
حضرت حکیم الامت مولٰنا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باہتمام
محمد اقتدار خاں عرف مصطفٰے میاں
ناشر:۔ مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

مثل سلیمان علیہ السلام کو تخت اور لڑائی کے لیے گھوڑے اور اونٹ، اور ہمارے **محمد** صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نہیں پیدل چل کر لڑتے تھے۔ بہت ساری باتیں عرض حال ہے جس سے طول ہونے کا خیال ہے۔ تسلی بخش جواب بادلیل عنایت کیجئے اور وہ آیت مع ترجمہ جس سے کہ علم غیب معلوم ہوتا ہے اور حدیث شریف جس سے علم غیب پایا جاتا ہے اور وہ مثل حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کی جو تہمت لگائی گئی تھی اگر علم غیب ہوتا تو آپ کو کیوں خبر نہ ہوئی۔

سوال سوم: اگر کسی عورت کا خاوند شراب پیتا ہے اور شراب پی کر عورت سے جماع کرے تو اس عورت کو کیا کرنا چاہیے؟

سوال چہارم: اگر کوئی ہندو کوئی چیز میرے پاس نقد یا سامان رکھ گیا تو اس کو نہ دینا چاہیے، جائز ہے یا ناجائز؟ یا کوئی چیز بھول گیا تو میں نے اس کو اٹھالیا تو دینا چاہیے یا نہیں؟ غرض ہندوؤں کا مال چوری دھوکا دے کر لینا جائز ہے یا نہیں؟

سوال پنجم: یہ جو مشہور ہے کہ عورت کو خواہش نفس مرد سے نو حصے زیادہ ہے، اس کا پتہ شریعت سے چلتا ہے یا نہیں؟

سوال ششم: کنگھا داڑھی میں کس کس وقت کیا جائے؟

سوال ہفتم: مولوی اشرفعلی تھانہ بھون والے کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال ہشتم: وہ کون سی باتیں ہیں جن کی وجہ سے کتاب تقویۃ الایمان خراب ہے؟

الجواب:

جوابِ سوال اوّل:

رنڈیوں کا ناچ بے شک حرام ہے، اولیائے کرام کے عرسوں میں بیقید جاہلوں نے یہ معصیت پھیلائی ہے۔

جوابِ سوال دوم: علم غیب ذاتی کہ اپنی ذات سے بے کسی کے دیئے ہوئے اللہ عزوجل کے لیے خاص ہے اُن آیتوں میں یہی معنٰی مراد ہیں کہ بے خدا کے دیئے کوئی نہیں جان سکتا اور اللہ کے بتائے سے انبیاء کو معلوم ہونا ضروریاتِ دین سے ہے، قرآن مجید کی بہت آیتیں اس کے ثبوت میں ہیں، ازانجملہ سورہ جن میں فرماتا ہے:

"عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًاۙ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ	اللہ ہے غیب کا جاننے والا تو اپنے خاص غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ

www.dawateislami.net

فتاوٰی رضویّہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

۲۹

رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔۸
پاکستان (۵۴۰۰۰)

شاگرد تھا کہ اس کو سکھانا چاہتا تھا۔ چوتھے یہ کہ جو کتاب پڑھائی وہ ناقص تھی۔ ان چار وجھوں کے علاوہ کوئی اور وجہ ہو سکتی ہی نہیں یہاں سکھانے والا پروردگار سیکھنے والے محبوب عالم علیہ السلام۔ کیا سکھایا قرآن اور اپنے خاص علوم۔ بتاؤ آیا رب تعالیٰ کامل استاد نہیں۔ یا رسول علیہ السلام لائق شاگرد نہیں۔ رب تعالیٰ کامل عطا فرمانے والا محبوب علیہ السلام کامل لینے والے۔ قرآن کریم کامل کتاب اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وہ ہی سب سے زیادہ مقبول بارگاہ۔ پھر علم ناقص کیوں۔

(۵) رب تعالیٰ نے ہر بات لوح محفوظ میں کیوں لکھی۔ لکھنا تو اپنی یادداشت کے لیے ہوتا ہے بھول نہ جائیں۔ یا دوسرے کے بتانے کے لیے رب تعالیٰ تو بھول سے پاک لہٰذا اس نے دوسروں کے لیے ہی لکھا حضور علیہ السلام تو دوسروں سے زیادہ محبوب لہٰذا وہ تحریر حضور ﷺ کے لیے ہے۔

(۶) غیبوں کی غیب رب تعالیٰ کی ذات ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیدار کی تمنا فرمائی تو فرمادیا گیا لَنْ تَرٰنِیْ تم ہم کو دیکھ نہ سکو گے۔ جب محبوب علیہ السلام نے رب ہی کو معراج میں اپنی ان ظاہری مبارک آنکھوں سے دیکھ لیا۔ تو عالم کیا چیز ہے جو آپ سے چھپ سکے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

دیدار الٰہی کی بحث ہماری کتاب شان حبیب الرحمٰن میں دیکھو۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ الایمان بالقدر فصل اول کے آخر میں ہے۔

کَمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰہُ فِی الدُّنْیَا لِانْقِلَابِہٖ نُوْرًا۔

''حضور علیہ السلام نے دنیا میں رب کو دیکھا۔ کیونکہ خود نور ہو گئے تھے۔''

(۷) شیطان دنیا کا گمراہ کرنے والا ہے اور نبی ﷺ دنیا کے ہادی۔ گویا شیطان وبائی بیماری ہے اور نبی علیہ السلام طبیب مطلق۔ رب تعالیٰ نے شیطان کو گمراہ کرنے کے لیے اتنا وسیع علم دیا کہ دنیا کا کوئی شخص اس کی نگاہ سے غائب نہیں۔ پھر اسے یہ بھی خبر ہے کہ کون گمراہ ہو سکتا ہے۔ کون نہیں۔ اور جو گمراہ ہو سکتا ہے وہ کس حیلہ سے۔ ایسے ہی وہ ہر دین کے ہر مسئلہ سے خبردار ہے اس لیے ہر نیکی سے روکتا ہے۔ ہر برائی کراتا ہے۔

اس نے رب تعالیٰ سے عرض کیا تھا لَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ ۙ اِلَّا عِبَادَکَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ (پارہ ۱۴ سورۃ ۱۵ آیت ۳۹، ۴۰) جب گمراہ کرنے والے کو اتنا علم دیا گیا۔ تو ضروری ہے کہ دنیا کے طبیب مطلق ﷺ ہدایت دینے کے لئے اس سے کہیں زیادہ علم والے ہوں کہ آپ ہر شخص کو اس کی بیماری کو اس کی استعداد کو اس کے علاج کو جانیں۔ ورنہ ہدایت مکمل نہ ہوگی۔ اور رب تعالیٰ پر اعتراض پڑے گا کہ اس نے گمراہ کرنے والے کو قوی کیا اور ہادی کو کمزور رکھا۔ لہٰذا گمراہی تو کامل رہی اور ہدایت ناقص۔

(۸) رب تعالیٰ نے حضور ﷺ کو نبی کے خطاب سے پکارا یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اور نبی کے معنی ہیں۔ خبر دینے والا۔ اگر اس خبر سے صرف دین کی خبر مراد ہو تو ہر مولوی نبی ہے اور اگر دنیا کے واقعات مراد ہوں تو ہر اخبار۔ ریڈیو' خط' تار بھیجنے والا نبی ہو جاوے۔ معلوم ہوا کہ نبی میں غیبی خبریں معتبر ہیں یعنی فرشتوں کی اور عرش کی خبر دینے والا جہاں تار' اخبار کام نہ آسکیں۔ وہاں نبی کا علم ہوتا ہے معلوم ہوا کہ علم غیب نبی کے معنی میں داخل ہے۔

marfat.com